R.N.I.No.APURD/2013/54302

ہفتہ روزہ

حیدرآباد

فلک نما نیوز

FALAKNUMA NEWS

FALAKNUMA NEWS

Urdu Weekly
Hyderabad.

Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

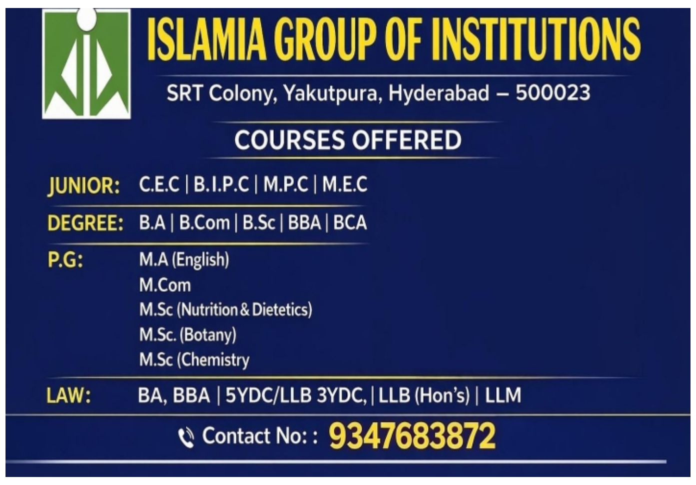

THURSDAY 07 MAY 2026 VOLUME:14 ISSUE :17 Rs.2.00 PAGES 4

چہارشنبہ ۷/مئی ۲۰۲۶ء ۲۰/ذی قعدہ ۱۴۴۷ ھ جلد (۱۴) شمارہ (۱۷) قیمت ایک روپیہ

تلنگانہ کے وزیراعلیٰ ریونت نے مرکز سے حیدرآباد میٹرو فیز-II کو تیز کرنے کی اپیل کی۔

حیدرآباد: چیف منسٹرائے ریونت ریڈی نے بدھ کے روز مرکزی وزیر برائے ہاؤسنگ اور شہری امور منوہر لال کھٹر پر زور دیا کہ وہ حیدرآباد میٹرو ریل فیز II پروجیکٹ کو منظوری دیں اور زیرالتوا کلیئرنس کو تیز کریں۔ دہلی میں ایک میٹنگ کے دوران، ریونت نے میٹرو ریل فیز-II اور فیز-III پروجیکٹوں کے لیے منظوریوں پر تبادلہ خیال کیا، اور کہا کہ تیزی سے بڑھتے ہوئے شہر میں محفوظ پبلک ٹرانسپورٹ اور مسافروں کی سہولت کو یقینی بنانے کے لیے توسیع ضروری ہے۔انہوں نے کھٹر کو مطلع کیا کہ ریاستی حکومت نے میٹرو فیز-II کے لیے ایک تفصیلی پروجیکٹ رپورٹ (DPR) تیار کرکے پیش کی ہے، جس میں 38,595 کروڑ روپے کی تخمینہ

لاگت سے سات راہداریوں میں 122.9 کلومیٹر کا احاطہ کیا گیا ہے۔ریونت نے کہا کہ ریاستی حکومت نے ایل اینڈ ٹی میٹرو ریل حیدرآباد لمیٹڈ سے حیدرآباد میٹرو ریل فیز 1 کا مکمل کنٹرول حاصل کرلیا ہے تاکہ مجوزہ توسیعی پروجیکٹوں کو آسانی سے انجام دیا جاسکے۔انہوں نے مزید کہا کہ ٹیک اوور فیز II اور فیز III کے نفاذ کو آسان بنا دے گا۔میٹرو خدمات کی بڑھتی ہوئی مانگ کو اجاگر کرتے ہوئے، ریونت نے کھٹر سے درخواست کی کہ فیز II کو ریاست اور مرکزی حکومتوں کے درمیان مشترکہ منصوبے کے طور پر منظور کیا جائے۔انہوں نے میٹرو ریل فیز III کے تحت مجوزہ آر جی آئی ہوائی اڈے – بھارت فیوچر سٹی کوریڈور کے لیے بھی تعاون طلب کیا اور کھٹر کو مطلع کیا کہ اس پروجیکٹ کے لیے ڈی پی آر پہلے ہی مرکز کو پیش کردیا گیا ہے۔

ڈی سی ایم بھٹی تلنگانہ ملازمتوں میں 10 سال کی عمر میں رعایت کی درخواست کریں گے

حیدرآباد: ڈپٹی چیف منسٹر مالو بھٹی وکرمارکا نے بدھ کے روز ملازمت کے خواہشمندوں کو یقین دلایا کہ وہ آئندہ ملازمتوں کی بھرتیوں میں عمر میں 10 سال کی اضافی رعایت کی ان کی درخواست پر غور کریں گے۔ٹی جے ایس کے صدر اور ایم ایل سی ایم کودنڈارام اور گورنمنٹ وہپ اڈانکی دیاکر نے ڈپٹی چیف منسٹر سے ملاقات کی اور مستقبل میں ملازمتوں کی بھرتی کے نوٹیفکیشن جاری کرتے ہوئے عمر کی بالائی حد میں مزید 10 سال کی توسیع کرنے پر زور دیا۔اپنی اپیل میں انہوں نے کہا کہ تلنگانہ تحریک کے دوران تقریباً 10 سال تک نوکریوں کا کوئی نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا گیا اور ریاست کی تشکیل کے بعد بھی سابقہ ؟؟ حکومت نے اپنے 10 سالہ دور حکومت میں بھرتیوں کو نظر انداز کیا۔انہوں نے مزید کہا کہ تقریباً 20 سال کے اس طویل وقفے کی وجہ سے، لاکھوں امیدوار عمر کی حد عبور کرچکے ہیں اور اہلیت سے محروم ہوگئے ہیں، جس کی وجہ سے سخت مشکلات کا سامنا ہے۔انہوں نے موجودہ حکومت سے درخواست کی، جسے انہوں نے بے روزگاری کا حامی قرار دیا، مستقبل کے تمام نوٹیفکیشنز میں عمر کی بالائی حد کو بڑھایا جائے۔انہوں نے وضاحت کی کہ یہ اقدام ہزاروں نوجوانوں کو روزگار کے مواقع فراہم کرے گا۔ان کی درخواست کا مثبت جواب دیتے ہوئے وکرمارک نے کہا کہ وہ جلد ہی اس معاملے کو چیف منسٹرائے ریونت ریڈی کے ساتھ اٹھائیں گے۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ عمر کی حد میں نرمی کا حتمی فیصلہ متعلقہ محکموں کے ساتھ معاملہ کا جائزہ لینے کے بعد کیا جائے گا۔

میرے قافلہ کی روانگی سے عوام کو کوئی دشواری نہ ہو، ریونت ریڈی کی ہدایت

ایرپورٹ کے قریب گاڑیوں کو روکنے پر چیف منسٹر کی برہمی، عنقریب علحدہ ٹریفک بیورو کی تشکیل

حیدرآباد۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے ڈائرکٹر جنرل پولیس سی وی آنند کو ہدایت دی کہ ان کے قافلہ کے گزرنے کے دوران عام آدمی کو ٹریفک کے مسائل سے بچانے کے اقدامات کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو گھنٹوں تک سڑک پر روکنے سے حکام کو گریز کرنا چاہئے۔ چیف منسٹر کی آج صبح نئی دہلی روانگی کے موقع پر ایرپورٹ روانگی کے دوران بڑی تعداد میں گاڑیوں کو روکنے پر چیف منسٹر نے برہمی کا اظہار کیا۔انہوں نے کہا کہ سرکاری قافلہ کی روانگی کے موقع پر گاڑیوں کو روکنے سے عوام کو مشکلات پیش آسکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کی روانگی کے دوران عام آدمی کو کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہئے۔ چیف منسٹر کے قافلہ کی روانگی کے راستہ میں مقابل سے آنے والی گاڑیوں کو

روکنے کیلئے چیف منسٹر نے مخالفت کی۔ انہوں نے ڈائرکٹر جنرل پولیس کو ہدایت دی کہ ٹریفک روکتے ہوئے عوام کو مشکلات پیدا کرنے والے عہدیداروں کے خلاف کارروائی کی جائے۔انہوں نے کہا کہ ڈیوٹی کی انجام دہی میں تساہل کرنے والے عہدیداروں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ چیف منسٹر کی ہدایت کے بعد سی وی آنند نے تلنگانہ کے تمام پولیس کمشنر کے ساتھ ویڈیو کانفرنس کا اہتمام کرتے ہوئے ضروری ہدایات جاری کی۔ انہوں نے کہا کہ چیف منسٹر کو ٹریفک دشواریوں کے سلسلہ میں بار بار عہدیداروں کو توجہ دلانی پڑ رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ ایڈیشنل ڈی جی پی کی نگرانی میں جلد ہی ٹریفک بیورو قائم کیا جائے گا تاکہ ٹریفک کو بہتر بنانے کے اقدامات کئے جاسکے۔انہوں نے عہدیداروں سے کہا کہ چیف منسٹر کے قافلہ کی روانگی کے موقع پر دیگر گاڑیوں کو سنگل لائین میں گزرنے کی اجازت دینے کیلئے حکمت عملی تیار کی جائے۔ اس طرح ٹریفک جام کے مسائل سے عوام کو بچایا جاسکتا ہے۔ انہوں نے ایرپورٹ کے اطراف کے علاقوں میں ٹریفک بہتر بنانے پر خصوصی توجہ مرکوز کرنے کی ہدایت دی۔

تلنگانہ ہائی کورٹ نے رنگاریڈی اراضی پر سالار جنگ اسٹیٹ کے وارثوں کے دعوے کو مسترد کردیا۔

حیدرآباد: تلنگانہ ہائی کورٹ نے رنگاریڈی ضلع میں ایک مجوزہ محفوظ جنگل سے زمین کا ایک ٹکڑا نکالنے کی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ سپریم کورٹ نے دعویداروں کے خلاف معاملہ گزشتہ دسمبر میں ہی طے کرلیا تھا۔درخواست گزاروں نے 1958 میں تقسیم کے مقدمے کے ذریعے، نظام میر عثمان علی خان کے تحت حیدرآباد کے وزیراعظم کے طور پر خدمات انجام دینے والے نواب سالار جنگ III کی جائیداد پر ان کے حقوق کا سراغ لگاتے ہوئے، حیات نگر منڈل کے صاحب نگر کلاں گاؤں میں زمین پر ملکیت کا دعویٰ کیا تھا۔دعویداروں نے دعویٰ کیا کہ یہ زمین ذاتی طور پر سالار جنگ III کی طرف سے حاصل کی گئی نجی ملکیت کا حصہ تھی، جاگیر انتظامیہ سے جاری کی گئی تھی، اور اس وجہ سے یہ کبھی سرکاری ملکیت نہیں تھی۔انہوں نے ضلع کلکٹر کے 2005 کے ایک میمو کو چیلنج کیا جس میں جنگل کی محفوظ تجویز سے زمین کو خارج کرنے سے انکار کیا گیا تھا۔محکمہ جنگلات اور ڈسٹرکٹ کلکٹر نے یہ دلیل دیتے ہوئے پیچھے ہٹ گئے کہ ریونیو ریکارڈ میں زمین کو کانچا سرکاری کے طور پر دکھایا گیا ہے جوکہ بنیادی طور پر سرکاری بنجر زمین یا پورمبوک ہے۔ انہوں نے یہ بھی نشاندہی کی کہ 1958 کا سمجھوتہ حکم نامہ نجی جماعتوں کے درمیان ایک تصفیہ تھا اور حکومت کو پابند نہیں کرسکتا تھا۔سماعت کے دوران، ریاست نے عدالت کی توجہ گزشتہ سال 18 دسمبر کے سپریم کورٹ کے فیصلے کی طرف مبذول کرائی، جس نے منسلک قانونی چارہ جوئی میں ایک ہی سروے نمبر سے نمٹا تھا۔اس فیصلے میں عدالت عظمیٰ نے کہا تھا کہ دستاویزات بشمول سیل ڈیڈز، ریلیز آرڈرز اور نظام عطیہ عدالت کی کارروائی سے ثابت نہیں ہوتا کہ یہ اراضی سالار جنگ III کی خود حاصل کردہ جائیداد تھی۔ سپریم کورٹ نے ملکیت کے دعوے کو مسترد کردیا تھا، اس بات کی تصدیق کی تھی کہ زمین حکومت کی ہے، اور تلنگانہ کے چیف سکریٹری کو ہدایت دی کہ وہ اسے آٹھ ہفتوں کے اندر باضابطہ طور پر محفوظ جنگل قرار دینے کا عمل مکمل کریں۔اس فیصلے نے جنوری 2023 سے تلنگانہ ہائی کورٹ کے ایک سابقہ ؟؟ حکم کو بھی خارج کردیا تھا جو دعویداروں کے حق میں گیا تھا۔چیف جسٹس اپریش کمار سنگھ اور جسٹس این وی شراون کمار کی ڈویژن بنچ نے کہا کہ موجودہ پٹیشن کا احاطہ سپریم کورٹ کے فیصلے سے کیا گیا ہے اور عرضی گزار بنیادی طور پر وہی راحت مانگ رہے ہیں جسے سپریم کورٹ پہلے ہی مسترد کرچکی ہے۔بنچ نے عرضی کو مسترد کرتے ہوئے کہا، "اس رٹ پٹیشن میں مانگی گئی ریلیف میرٹ سے خالی ہے اور ناکام ہے۔"

عثمانیہ جنرل ہاسپٹل کی نئی عمارت کی اندرون ایک سال تکمیل

عوام کیلئے بہتر طبی سہولتیں، وزیر صحت دامودر راج نرسمہا کا تیقن

حیدرآباد۔ وزیر صحت دامودر راج نرسمہا نے کہا کہ عثمانیہ جنرل ہاسپٹل کامپلکس کی تعمیر کا کام گوشہ محل میں تیزی سے جاری ہے اور حکومت نے 2027 کے اختتام تک کامپلکس کی تکمیل کا نشانہ مقرر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کے لئے انتہائی عصری سہولتوں کے ساتھ ہاسپٹل کی نئی عمارت تعمیر کی جارہی ہے جس میں عصری ٹیکنالوجی کے علاوہ بہتر انفرااسٹرکچر کی سہولتیں رہیں گی۔ وزیر صحت کے مطابق مریضوں کو بہتر طبی سہولتوں کی فراہمی حکومت کا بنیادی مقصد ہے اور ڈاکٹرس کے علاوہ ہیلت کیئر اسٹاف کے لئے بہتر سہولتیں حاصل رہیں گی۔ ریاست کے مختلف اضلاع کے علاوہ دیگر ریاستوں سے مریض عثمانیہ ہاسپٹل رجوع ہوتے ہیں۔ عثمانیہ میڈیکل کالجس کی گریجویشن ڈے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے دامودر راج نرسمہا نے گریجویٹس کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ طب ایک انتہائی معتبر اور عوام کیلئے قابل بھروسہ پیشہ ہے، اس پیشہ کو اختیار کرتے ہوئے کمرشیل بنیادوں کی بجائے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر غریبوں کا علاج کیا جاسکتا ہے۔ گورنر شیو پرتاپ شکلا نے طلبہ میں ڈگری تقسیم کی۔ وائس چانسلر کالوجی نارائن راؤ ہیلت یونیورسٹی، ڈاکٹر رمیش ریڈی، ڈائرکٹر میڈیکل ایجوکیشن نریندر کمار اور پرنسپل عثمانیہ میڈیکل کالج راجہ راؤ موجود تھے

پردیش کانگریس کمیٹی میں ورکنگ صدر و دیگر عہدوں پر جلد تقررات

حیدرآباد۔ تلنگانہ میں کانگریس اقتدار کو ڈھائی سال ہوچکے ہیں لیکن تلنگانہ پردیش کانگریس کمیٹی میں آج بھی اہم عہدے اور کمیٹیاں تشکیل نہیں دی گئیں جس کے نتیجہ میں تنظیمی سطح پر کارکردگی متاثر ہوئی ہے۔ پارٹی ورکنگ صدور کا ہنوز تقرر نہیں کیا گیا کیونکہ جن ناموں کو پارٹی اور ہائی کمان سے قطعیت دی جارہی تھی ان پر اختلاف رائے پیدا ہوچکا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے ورکنگ صدر کے طور پر پیش کئے گئے بعض ناموں کی مخالفت کی جس کے نتیجہ میں یہ معاملہ تعطل کا شکار ہوگیا۔ بتایا گیا کہ جاریہ ماہ کے اختتام تک ورکنگ صدر کے علاوہ تشہیری کمیٹی صدرنشین کے علاوہ دیگر عہدوں کو پُر کردیا جائے گا۔ پارٹی حلقوں میں قیاس آرائیاں جاری ہیں کہ کابینہ میں بڑے پیمانے پر تبدیلی کی جائیگی۔ دو مخلوعہ نشستوں کو پر کرنے کے علاوہ موجودہ وزراء میں بعض کو معذول کرکے نئے چہروں کو شامل کیا جاسکتا ہے۔ کل ہند کانگریس نے کابینہ میں توسیع اور تبدیلی پر چیف منسٹر ریونت ریڈی سے مشاورت کا عمل مکمل کرلیا ہے۔ توقع ہے کہ جاریہ ماہ کے اواخر تک کابینہ میں نئے چہرے شامل کئے جائیں گے۔ کیرالا، ٹاملناڈو، مغربی بنگال، آسام اور پوڈوچیری نتائج کے بعد ہائی کمان تلنگانہ امور پر توجہ مرکوز کریگا۔ صدر پردیش کانگریس مہیش کمار گوڑ اور اے آئی سی سی انچارج تلنگانہ میناکشی نٹراجن کو توقع ہے کہ 6 مئی کو نئی دہلی طلب کیا جائے گا جہاں ورکنگ صدر کے ناموں کو قطعیت دی جائیگی۔ بتایا جاتا ہے کہ چیف منسٹر موجودہ حالات میں کابینہ میں توسیع یا تبدیلی کے حق میں نہیں ہے لہذا ہائی کمان نے اس معاملہ میں چیف منسٹر کو اختیارات دیئے ہیں۔ جب کبھی توسیع کا مرحلہ پیش آئیگا اس وقت ہائی کمان سے مشاورت کی جائے گی۔ ورکنگ صدر عہدہ کیلئے مادیگا ایس سی کے علاوہ لمباڈا ایس ٹی اور مسلم اقلیت سے ناموں کو قطعیت دی جائے گی۔ مہیش کمار گوڑ نے جاریہ ماہ مزید چند نائب صدور و سکریٹریز کے علاوہ ضلع کانگریس صدور کے انتخاب کا اشارہ دیا ہے۔ ورکنگ صدر کیلئے جو نام زیر غور ہیں ان میں اے آئی سی سی سکریٹری سمپت کمار، بلرام نائک، محمد اظہر الدین، فہیم قریشی، عظمت اللہ حسینی اور فیروز خاں شامل ہیں۔ ریڈی طبقہ سے روہن ریڈی، کرن کمار ریڈی اور ومشی چند ریڈی میں کسی ایک کا انتخاب کیا جائے گا۔ سنگاریڈی کے سینئر لیڈر جگا ریڈی، ڈاکٹر جے گیتا ریڈی اور انجن کمار یادو نے بھی اپنی دعویداری پیش کی ہے۔ تشہیری کمیٹی کے صدرنشین مدھو یاشکی گوڑ کو اے آئی سی سی میں کوئی عہدہ دیئے جانے کا امکان ہے۔

تلنگانہ میں گرمی کی لہر، پارہ 46 ڈگری سیلسیس تک پہنچ گیا

حیدرآباد: تلنگانہ کے کئی حصوں میں ہیٹ ویو کے حالات نے اپنی لپیٹ میں لے لیا، اتوار 3 مئی کو زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 46 ڈگری سیلسیس تک پہنچ گیا۔ کم از کم 12 اضلاع میں درجہ حرارت 45 ڈگری سیلسیس سے زیادہ ریکارڈ کیا گیا، جو کہ 41.3 ڈگری سیلسیس کے معمول سے کافی زیادہ ہے۔ نظام آباد اتوار کو سب سے گرم مقام رہا جہاں پارہ 46 ڈگری سیلسیس کو چھو گیا۔ تلنگانہ ڈیولپمنٹ پلاننگ سوسائٹی کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ نلگنڈہ، نرمل اور سدی پیٹ اضلاع میں 45.9 ڈگری سیلسیس کے قریب سے پیروی کی گئی۔ عادل آباد اور پیڈا پلی اضلاع میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 45.8 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا، جبکہ کماریڈی اور کمورم بھیم اضلاع میں 45.7 ڈگری سیلسیس درج کیا گیا۔ سوسائٹی کی روزانہ موسم کی رپورٹ کے مطابق، جگتیال اور کھمم اضلاع میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 45.6 ڈگری سیلسیس دیکھا گیا، اس کے بعد ضلع سوریا پیٹ میں 45.5 ڈگری سیلسیس اور منچیریال ضلع میں 45.1 ڈگری سیلسیس درج کیا گیا۔ حیدرآباد کو چھوڑ کر، تلنگانہ کے تمام اضلاع میں اس جاری ہیٹ ویو میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 42.6 ڈگری سیلسیس سے زیادہ ریکارڈ کیا گیا۔ حیدرآباد میں ہیٹ ویو کے درمیان سب سے کم درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا۔ حیدرآباد میں سب سے کم درجہ حرارت 42.5 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ ٹی ڈی پی ایس کے اعداد و شمار کے مطابق، 26 منڈلوں (بلاک) میں ہیٹ ویو کے حالات غالب رہے۔ دریں اثنا، موسمیات کے مرکز، حیدرآباد نے اسی دن رات کے لیے نلگنڈہ، سوریا پیٹ، محبوب آباد اور بھدرادری کوتھا گوڈیم اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ طوفان کی وارننگ جاری کی۔ موسمیاتی مرکز نے آسمانی بجلی گرنے کی بھی پیش گوئی کی ہے جس کی زیادہ سے زیادہ سطحی ہوا کی رفتار 40-50 کلومیٹر فی گھنٹہ ہے۔ کھمم، یادادری بھوانا گیری، ورنگل، ہنوما کونڈا، سدی پیٹ، ملوگو، جے شنکر بھوپالپلی، منچیریال اور کمورم بھیم آصف آباد کے اضلاع میں 30-40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار کے ساتھ، بجلی کے ساتھ ہلکے گرج چمک کے ساتھ طوفان کی پیش گوئی کی گئی تھی۔ اگلے ہفتے تلنگانہ میں الگ تھلگ مقامات پر ہلکی سے درمیانی بارش یا گرج چمک کے ساتھ بارش کا بھی امکان ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق اگلے دو روز کے دوران زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت میں کوئی بڑی تبدیلی نہیں آئے گی۔ اس کے بعد، اگلے تین دنوں کے دوران 2 سے 3 ڈگری سیلسیس کی بتدریج کمی متوقع ہے۔ حکام نے لوگوں پر زور دیا ہے کہ وہ مئی کی گرمی سے گھبرائیں نہیں بلکہ تیار اور محفوظ رہیں۔ انہوں نے کہا کہ مئی میں متوقع گرمی کے حالات کو آگاہی اور سادہ احتیاطی تدابیر سے مؤثر طریقے سے کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ ہندوستان کے محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) کی پیشن گوئی کے مطابق، کچھ علاقوں میں معمول سے زیادہ درجہ حرارت دیکھا جا سکتا ہے۔

ٹہری گڑھوال میں چمبا کوٹی روڈ پر گاڑی کھائی میں گرگئی، 8 افراد ہلاک، 2 زخمی

ٹہری گڑھوال، اتراکھنڈ کے ضلع ٹہری گڑھوال میں ایک المناک سڑک حادثہ پیش آیا۔ ایک یوٹیلیٹی پک اپ (میکس) نے کنٹرول کھو دیا اور چمبہ پولیس اسٹیشن کے دائرہ اختیار میں، چمبہ کوٹی کالونی روڈ پر نال کے قریب گہری کھائی میں گرگئی۔ حادثے میں آٹھ افراد جاں بحق اور دو زخمی ہوگئے۔ گاڑی میں کل 10 افراد سوار تھے۔ حادثہ اس وقت پیش آیا جب گاڑی رشی کیش سے گھنسالی جا رہی تھی۔ تمام مسافر گھنسالی علاقے کے چنگی، تھیلا اور چکریڈا گاؤں کے رہنے والے تھے۔ وہ ہریدوار میں ایک جنازے میں شرکت کے بعد واپس آرہے تھے۔ راستے میں نال کے قریب گاڑی اچانک کنٹرول کھو بیٹھی اور گہری کھائی میں جاگری۔ حادثے سے بڑے پیمانے پر خوف و ہراس پھیل گیا۔ مقامی لوگ فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچ گئے اور امدادی کارروائیاں شروع کردیں۔ ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ آفیسر برجیش بھٹ نے آٹھ لوگوں کی موت کی تصدیق کی۔ دونوں زخمیوں کو کھائی سے نکالا گیا اور فوری طور پر بوراڑی کے ضلع اسپتال پہنچایا گیا، جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ دونوں کی حالت خطرے سے باہر بتائی جاتی ہے۔ زخمیوں کی شناخت اتم کمار (30 سال) ولد پسو ساکن گاؤں لوستو بدیارگڑھ اور انکت (22 سال) ولد آشا لال ساکن گاؤں تیلیچمی، گھنسالی کے طور پر کی گئی ہے۔ دونوں زخمیوں کو فوری طور پر کھائی سے نکال کر ضلع اسپتال بوراری لے جایا گیا جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی پولیس، ایس ڈی آر ایف اور فائر سروس کی ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچیں۔ ریسکیو آپریشن تیزی سے کیا گیا۔ ضلع مجسٹریٹ نیتیکا کھنڈیلوال خود جائے وقوعہ کے لیے روانہ ہوئے۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس شویتا چوبے اور گھنسالی ایم ایل اے شکتی لال شاہ بھی جائے وقوعہ پر پہنچے اور بچاؤ کی کوششوں کا جائزہ لیا۔ انتظامیہ مکمل چوکس ہے۔ ایس ڈی آر ایف، پولیس اور مقامی انتظامیہ کی مشترکہ ٹیمیں راحت اور بچاؤ کاموں میں مصروف ہیں۔ کھائی میں گرنے والی گاڑی کو نکالنے اور لاشوں کو نکالنے کا کام جاری ہے۔ خراب موسم، تنگ سڑکیں اور پہاڑی علاقوں میں تیز رفتاری اکثر ایسے حادثات کا باعث بنتی ہے۔ یہ حادثہ ایک بار پھر محتاط ڈرائیونگ، گاڑیوں کی حالت پر نظر رکھنے اور پہاڑی سڑکوں پر ٹریفک قوانین پر عمل کرنے کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔ ٹہری ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نیتیکا کھنڈیلوال نے کہا کہ حادثے کی وجہ کی تحقیقات کی جائے گی اور قصوروار پائے جانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ خاندانوں کی ہر ممکن مدد کی جارہی ہے۔

حکومت خواتین کی حفاظت کو یقینی بنانے میں ناکام، بی جے پی ذات پات کی مردم شماری سے بھاگ رہی ہے: اکھلیش یادو

اٹاوہ، سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے قومی صدر اکھلیش یادو نے جمعرات کو حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے الزام لگایا کہ ریاست میں خواتین اور بیٹیاں سب سے زیادہ غیر محفوظ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کے خلاف جرائم میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور حکومت ان کی صحت، تعلیم اور عزت کے تحفظ میں مکمل طور پر ناکام ہوچکی ہے۔ اٹاوہ میں ایک تقریب کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا کہ خواتین کو صرف ریزرویشن نہیں بلکہ ٹھوس تحفظ کی بھی ضرورت ہے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ کو نشانہ بناتے ہوئے انہیں "خواتین مخالف" قرار دیا اور بی جے پی پر خواتین کے مفادات کے خلاف کام کرنے اور سماج وادی پارٹی کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ پھیلانے کا الزام لگایا۔ ذات پات کی مردم شماری کے معاملے پر ایس پی سربراہ نے کہا کہ ان کی پارٹی اس کی حمایت کرتی ہے، لیکن بی جے پی اس سے گریز کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ذات پات کی مردم شماری کے انعقاد سے معاشرے کے استحصال زدہ، محروم اور پسماندہ طبقات کے حقوق اور احترام کو یقینی بنایا جائے گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت بھیم راؤ امبیڈکر کے آئین میں درج ریزرویشن کی دفعات کو صحیح طریقے سے نافذ نہیں کر رہی ہے، جس سے جمہوری نظام کمزور ہو رہا ہے۔ مغربی بنگال اسمبلی انتخابات کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں اکھلیش یادو نے دعویٰ کیا کہ بی جے پی کو تاریخی شکست کا سامنا کرنا پڑے گا اور ممتا بنرجی ایک بار پھر بھاری اکثریت سے جیتیں گی۔ انہوں نے بی جے پی حکومت پر اٹاوہ کی ترقی کے حوالے سے امتیازی سلوک کا الزام بھی لگایا۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت اٹاوہ کی ترقی کو روکنا چاہتی ہے، اور لینڈ مافیا کے ذریعہ زمینوں پر قبضے کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ دریاؤں اور جنگلات کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ مہنگائی اور بے روزگاری کے مسئلہ پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت کی پالیسیوں کی وجہ سے عام لوگ پریشان ہیں، اور کسان سب سے زیادہ پریشان ہیں۔ اس سے پہلے اکھلیش نے چکرنگر کے سری رام کرشنا پرم دھام میں منعقدہ 108 کنڈ مہیا گنا اور بھاگوت کتھا میں شرکت کی اور آشیرواد حاصل کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ دین کا راستہ انصاف اور خوشحالی کا راستہ ہے جس میں کسی کے ساتھ امتیاز نہیں برتا جاتا۔ اٹاوہ کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے ایس پی سربراہ نے کہا کہ کسی زمانے میں یہ علاقہ بہت ہی ناقابل رسائی سمجھا جاتا تھا، لیکن سماج وادی پارٹی کی حکومت کے دوران یہاں وسیع پیمانے پر ترقیاتی کام ہوئے، جس سے ہر گاؤں تک سڑکوں، پلوں اور ہنگامی خدمات کی رسائی کو یقینی بنایا گیا۔

شرد پوار کو اسپتال سے چھٹی، ڈاکٹروں نے آرام کا مشورہ دیا

ممبئی، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (ایس پی) کے سربراہ شرد پوار کو جمعرات کو اسپتال سے چھٹی دے دی گئی۔ طبیعت کی خرابی کے باعث انہیں ممبئی کے بریچ کینڈی اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ پوار کو منگل کو اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا، جہاں کئی طبی ٹیسٹ کیے گئے تھے۔ دو دن تک زیر نگرانی رہنے کے بعد ڈاکٹروں کے مشورے پر جمعرات کو انہیں گھر سے چھٹی دے دی گئی۔ جمعرات کو، شرد پوار کی صحت کے بارے میں افواہوں کے درمیان، ان کے خاندان کے رکن اور این سی پی (شرد پوار) کے ایم ایل اے روہت پوار نے صورتحال کو واضح کیا۔ روہت پوار نے انسٹاگرام پر پوسٹ کیا کہ پارٹی کے کئی کارکنوں نے ان کی صحت کے بارے میں تشویش کا اظہار کرتے ہوئے فون کیا تھا، لیکن پوار ٹھیک کر رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ انہیں اسپتال سے چھٹی مل گئی ہے اور وہ ممبئی میں اپنے گھر پر آرام کر رہے ہیں۔ حال ہی میں اس سے کسی کام کے بارے میں بات ہوئی تھی۔ انہوں نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ اپنی صحت کی فکر نہ کریں۔ اسی دوران سابق وزیر اور این سی پی (ایس پی) کے ایم ایل اے جتیندر اوہاد نے بھی کہا کہ پارٹی سربراہ شرد پوار کی حالت مستحکم ہے۔ انہوں نے انسٹاگرام پر پوسٹ کیا کہ شرد چندر پوار کی حالت مستحکم ہے اور وہ اسپتال سے ڈسچارج ہونے کے بعد گھر پر آرام کر رہے ہیں۔ انہوں نے سبھی سے اپیل کی کہ وہ ان کی جلد صحت یابی کے لیے دعا کریں تا کہ وہ مہاراشٹر کی فعال سیاست میں واپس آسکیں۔ قبل ازیں ممبئی کے ایک اسپتال سے بارامتی کے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے پوار نے اپنی غیر حاضری پر افسوس کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ 1967 سے بارامتی میں باقاعدگی سے ووٹ ڈال رہے ہیں اور اس بار بھی وہاں ووٹ ڈالنے کا مکمل منصوبہ بنایا ہے۔ اچانک بیماری نے انہیں اسپتال میں داخل کرنے پر مجبور کیا، اور ڈاکٹروں نے انہیں علاج اور آرام کے لیے سفر کرنے سے سختی سے مشورہ دیا۔

مدھیہ پردیش کے بڑوانی میں افسوسناک واقعہ:

تین بہن بھائی ندی میں ڈوب گئے، گاؤں میں سوگ

بھوپال، مدھیہ پردیش کے بڑوانی ضلع میں ایک المناک حادثے میں تین بہن بھائی آنیر ندی میں ڈوب گئے۔ یہ واقعہ بدھ کی شام کو ورلا تھانے کے علاقے میں پیش آیا جس سے پورے علاقے میں صدمے کی لہر دوڑ گئی۔ پولیس کے مطابق مرنے والوں کی شناخت رادھا (10)، راجویر (8) اور جیویر (6) کے طور پر ہوئی ہے۔ یہ تینوں پون برہمنے کے بچے اور دیولی گاؤں کے رہنے والے تھے۔ اطلاعات کے مطابق یہ خاندان بلوا پنالی میں اپنے ماموں کے گھر گیا ہوا تھا۔ ان کی بڑی بہن، رادھیکا، واقعے کے وقت دوسرے ماموں کے گھر تھی، اس لیے وہ ندی کے کنارے موجود نہیں تھی۔ بچے بدھ کی شام آنیر ندی میں نہانے گئے تھے۔ بتایا گیا ہے کہ نہاتے ہوئے ایک بچہ گہرے پانی میں چلا گیا اور ڈوبنے لگا۔ ایک اور بچے نے اسے بچانے کے لیے پانی میں چھلانگ لگادی لیکن وہ بھی ڈوبنے لگا۔ انہیں بچانے کی کوشش میں تیسرے بچے نے بھی ندی میں چھلانگ لگادی جس کے بعد تینوں ڈوب گئے۔ شام تک بچے گھر واپس نہ آنے پر اہل خانہ پریشان ہوگئے۔ تلاشی کے دوران والد پون بی۔ ایک برہمن کو ندی کے کنارے بچوں کے کپڑے اور چپل ملے، جس سے کسی ناخوشگوار واقعے کا خدشہ پیدا ہوا۔ اس کے بعد گاؤں والوں کی مدد سے ندی میں سرچ آپریشن شروع کیا گیا اور کافی کوشش کے بعد تینوں بچوں کی لاشیں نکالی گئیں۔ اطلاع ملنے پر پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے دھاوالی اسپتال بھیج دیا۔ پولیس نے حادثاتی موت کا مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کردی ہے۔ اس اندوہناک واقعے سے پورے گاؤں میں سوگ کی کیفیت طاری ہے اور اہل خانہ گہرے غم میں ڈوب گئے ہیں۔

آئی آر ایس افسر کی بیٹی کے قتل کیس میں انکشافات: چراغ سے حملہ، چارجر سے گلا گھونٹ کر قتل اور پھر لاکر لوٹ لیا

نئی دہلی، دہلی پولیس کے ذریعہ ملزم کی گرفتاری کے بعد، آئی آر ایس افسر کی 22 سالہ بیٹی کے ساتھ جنسی زیادتی اور قتل کیس میں نئی تفصیلات سامنے آئی ہیں، حکام نے جمعرات کو بتایا۔ پولیس نے قومی دارالحکومت کے امر کالونی علاقے میں آئی آر ایس افسر کی بیٹی کے قتل اور جنسی زیادتی کے ملزم راہول مینا کو گرفتار کیا ہے۔ ابتدائی معلومات کے مطابق مقتولہ اپنے کمرے میں پڑھ رہی تھی جب ملزمان گھر میں داخل ہوئے۔ متاثرہ نے اس سے پوچھا کہ وہ اندر جانے میں کیسے کامیاب ہوا؟ ملزم نے اسے بتایا کہ اس کی ماں نے اسے اندر بلایا تھا۔ حکام نے بتایا کہ ملزم نے متاثرہ سے رقم کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ اسے فوری طور پر نقد رقم کی ضرورت ہے۔ تاہم متاثرہ نے رقم دینے سے انکار کردیا جس پر دونوں کے درمیان جھگڑا ہوگیا۔ حکام نے مزید بتایا کہ جب متاثرہ لڑکی زور سے چیخنے لگی تو ملزم نے اسے خاموش رہنے کی دھمکی دی۔ غصے میں وہ اپنا غصہ کھو بیٹھا اور بار بار اس کے چہرے پر چراغ سے مارا۔ تفتیش کاروں نے بتایا کہ حملے میں اس کے چہرے اور جسم پر متعدد زخم آئے۔ متاثرہ لڑکی سر پر چوٹ لگنے سے بے ہوش ہوئی تو ملزم نے اس کے ساتھ مبینہ زیادتی کی۔ اس کے بعد وہ اس کی لاش کو گھسیٹ کر دوسرے کمرے میں لے گیا جہاں لاکر رکھے گئے تھے۔ حکام نے بتایا کہ پہلا لاکر کھولنے کے لیے، اس نے فنگر پرنٹ ان لاک کرنے کے نظام کو کھولنے کے لیے متاثرہ کی انگلی کا استعمال کیا۔ اس نے مبینہ طور پر دوسرا لاکر کھولنے کے لیے اسکریو ڈرایور کا استعمال کیا۔ زیورات اور نقدی جمع کرنے کے بعد اس نے تمام قیمتی سامان ایک تھیلے میں ڈال دیا۔ پولیس نے بتایا کہ چونکہ مینا کی پتلون خون آلود تھی، اس لیے اس نے متاثرہ کے بھائی کی پتلون پہن لی۔ اس کے بعد وہ گھر سے فرار ہوکر ریلوے اسٹیشن کی طرف چلا گیا۔ سی سی ٹی وی فوٹیج میں اسے صبح 6:30 بجے کے قریب کالونی میں داخل ہوتے اور تقریباً نو منٹ بعد گھر لوٹتے ہوئے دکھایا گیا۔ تقریباً ایک گھنٹہ بعد، تقریباً 7:20 بجے، اسے گھر سے نکلتے دیکھا گیا۔ پولیس ذرائع کے مطابق ملزم کو تین اہم ڈیجیٹل سراگوں کی مدد سے گرفتار کیا گیا: ایک چوری شدہ موبائل فون، ہوٹل میں وائی فائی تک رسائی اور انسٹاگرام چیٹس۔ یہ سراغ تفتیش کاروں کو راہول مینا تک لے گئے، جو مبینہ طور پر جرم کرنے کے بعد موقع سے فرار ہوگیا۔ واقعے کے بعد پولیس کی متعدد ٹیمیں تشکیل دی گئیں، اور تحقیقات کے حصے کے طور پر قریبی علاقوں کی سی سی ٹی وی فوٹیج کا باریک بینی سے جائزہ لیا گیا۔ تفتیش کے دوران انکشاف ہوا کہ ملزم اپنا ذاتی موبائل فون استعمال نہیں کر رہا تھا۔ اس کے بجائے، اس نے الور میں ہراساں کرنے کے پچھلے واقعے کے دوران ایک ہینڈ سیٹ چوری کیا تھا اور اسے قانون نافذ کرنے والے اداروں سے بچنے کے لیے حکمت عملی کے ساتھ استعمال کیا تھا۔

پنجاب کے ڈی جی پی نے 10 آئی اے ایس ٹرینیز کے ساتھ اہم میٹنگ کی، پولیس اور انتظامیہ کے درمیان بہتر تال میل پر تبادلہ خیال

چنڈی گڑھ، پنجاب پولیس کے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (ڈی جی پی) نے 2024 بیچ کے 10 آئی اے ایس افسروں کے ساتھ ان کے منسلکہ پروگرام کے دوران ایک مفید اور متاثر کن بات چیت کی۔ ڈی جی پی کے آفیشل "ایکس" ہینڈل نے اس تقریب کے بارے میں مطلع کرنے کے لیے میٹنگ کی تصویر پوسٹ کی۔ پوسٹ میں لکھا گیا ہے "2024 بیچ کے IAS10 آفیسر ٹرینیز کے ساتھ ان کے اٹیچمنٹ پروگرام کے دوران بات چیت کرتے ہوئے خوشی ہوئی۔ اس بات چیت میں پنجاب پولیس کے سینئر افسران نے بھی شرکت کی، جن میں اسپیشل ڈی جی سی اے ڈی اور خواتین کے امور، اسپیشل ڈی جی ہیڈ کوارٹر، اسپیشل ڈی جی ٹریفک، اسپیشل ڈی جی سائبر ونگ، اے جی ٹی، آئی ٹی آئی ٹی کے سربراہ، آپریشنز، انٹیلی جنس اور انٹیلی جنس افسران شامل تھے۔ اے این ٹی ایف، اور سی آئی۔" اس منظم سیشن کے دوران، نوجوان آئی اے ایس افسران کو پنجاب پولیس کے کام کاج کو قریب سے سمجھنے کا موقع ملا۔ بات چیت میں پولیسنگ، گورننس اور ایڈمنسٹریشن ہم آہنگی، قائدانہ صلاحیتوں اور پولیس فورس کے دیگر پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا۔ فیصلہ سازی کے عمل پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا گیا، جس سے نوجوان افسران کی سمجھ کو گہرا کیا گیا۔ سیشن میں افسران کے درمیان تفصیلی پریزنٹیشنز، کھلے مکالمے اور بامعنی بات چیت کی گئی۔ بنیادی مقصد ادارہ جاتی تعلیم کو فروغ دینا اور مختلف خدمات کے درمیان تعاون اور ہم آہنگی کو مضبوط بنانا تھا۔ ڈی جی پی نے کہا کہ انتظامیہ اور پولیس کے درمیان تال میل کو بہتر بنانا اور زیادہ جوابدہ، موثر، اور شہریوں پر مبنی حکمرانی کو یقینی بنانا وقت کی ضرورت ہے۔ اس طرح کے اقدامات نہ صرف نوجوان افسران کو عملی معلومات فراہم کریں گے بلکہ مستقبل میں بہتر ہم آہنگی میں بھی معاون ثابت ہوں گے۔ یہ اٹیچمنٹ پروگرام آئی اے ایس ٹرینیز کو محکمہ پولیس کے مختلف پہلوؤں سے متعارف کرانے کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس پروگرام میں پنجاب پولیس کے سینئر افسران نے نوجوان آئی اے ایس افسران کے ساتھ اپنے تجربات شیئر کیے اور مختلف چیلنجز اور ان کے حل پر تبادلہ خیال کیا۔ پنجاب پولیس کے اس اقدام سے مستقبل کے منتظمین کو فیلڈ لیول پر پولیسنگ کی حقیقی دنیا کی صورتحال کو سمجھنے میں مدد ملے

پانچ ریاستوں کے نتائج: ہندوستانی سیاست کا بدلتا منظرنامہ

قاضی محمد ابراہیم خلیل سبیلی
9908922786

ہندوستان کی موجودہ سیاسی صورت حال ایک ایسے موڑ پر کھڑی ہے جہاں ملک کا جمہوری ڈھانچہ اور کثیر الجماعتی نظام شدید آزمائش سے گزر رہا ہے۔ حالیہ انتخابی نتائج خصوصاً پانچ ریاستوں کے معرکے اور مغربی بنگال جیسے اہم سیاسی قلعے میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی غیر معمولی رسائی نے ملک کی سیاست میں ایک نئے باب کا آغاز کردیا ہے۔ بنگال کی زمین جو طویل عرصہ سے بائیں بازو اور علاقائی عصبیت کی بنیاد پر اپنی منفرد شناخت باقی رکھے ہوئی تھی وہاں کنول کا کھلنا نہ صرف انتخابی جیت بلکہ گہری نظریاتی تبدیلی کا پیش خیمہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ صورت حال اس خدشے کو تقویت دیتی ہے کہ ملک بتدریج یک قطبی سیاست کی طرف بڑھ رہا ہے اور اقتدار کا محور ایک ہی اکائی کی طرف گھومنے لگا ہے؛ جہاں حزب اختلاف کی آوازیں مدھم ہوتی دکھائی دے رہی ہیں۔ بہار کی مثال ہمارے سامنے ہے، جس میں جوڑ توڑ کی سیاست نے اقتدار کی مسند کو مستحکم کرنے لئے طویل المدتی حلیفوں اور سیاسی حریفوں کے درمیان ایسی خلیج پیدا کی؛ جس کا فائدہ بالآخر مرکز میں قابض بھگوا جماعت کو پہنچا۔ نتیش کمار جیسے منجھے ہوئے سیاست دان کو سیاسی منظر نامے سے بے اثر کرنا یا انہیں ایسے مقام پر لا کھڑا کرنا جہاں وہ اپنی انفرادی شناخت کھو بیٹھیں اس بڑی حکمت عملی کا حصہ دکھائی دیتا ہے؛ جس کا مقصد علاقائی قیادتوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ یہی صورت حال دہلی میں بھی دیکھنے کو ملی کہ ایک منتخب حکومت اور اس کے سربراہ اروند کیجریوال کے گرد قانونی اور انتظامی گھیرا تنگ کر کے عوامی مینڈیٹ کو چیلنج کیا گیا۔ جب وفاقی ڈھانچے میں مرکزی ایجنسیاں اور انتظامی اختیارات کا استعمال سیاسی مخالفین کو زیر کرنے کے لئے ہونے لگتے ہیں تو جمہوریت کا توازن بگڑنے لگتا ہے۔

حالیہ انتخابات کے موجودہ رجحانات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ انتخابی جیت وسائل کے بیجا استعمال، میڈیا مینجمنٹ اور سماجی تقسیم کے ذریعہ حاصل کی جارہی ہے۔ بنگال سے لیکر دہلی تک اور بہار سے لے کر جنوبی ریاستوں تک جس طرح سے سیاسی نقشہ بدلا جارہا ہے وہ کسی بڑے منظم منصوبے کی عکاسی کرتا ہے۔ اس کا مقصد اپوزیشن کو نہ صرف کمزور کرنا ہے بلکہ اسے عوامی نظروں میں ناقابل اعتبار بنانا ہے۔ کیجریوال جیسے لیڈروں کو ہدف بنانا اس لئے بھی ضروری سمجھا گیا کیونکہ وہ ایک متبادل حکمرانی کا ماڈل پیش کررہے تھے۔

انتخابات کا غلغلہ اس وقت شروع ہوا جب ان ریاستوں میں انتخابی بساط بچھائی گئی اور ہر سیاسی جماعت نے اس میں اپنی پوری طاقت جھونک دی۔ لیکن اس بار مقابلہ صرف سیاسی میدان تک محدود نہیں تھا بلکہ عدالت کے کٹہرے سے ہوتا ہوا پارلیمنٹ کے ایوانوں تک جا پہنچا۔ مغربی بنگال کے تناظر میں جب ایس آئی آر کا کام شروع ہوا تو ایسا طوفان کھڑا ہوا جس نے شفافیت اور عوامی حقوق پر کئی سوالات کھڑا کئے۔ الیکشن کمیشن کے اقدام کو جہاں حکومت کے حامیوں نے انتخابی فہرستوں کی صفائی کا نام دیا وہیں ناقدین اور اپوزیشن نے اسے سوچی سمجھی حکمت عملی قرار دیا۔ جس کا مقصد مبینہ طور پر لاکھوں ووٹرز کو جن میں بڑی تعداد مخصوص طبقات کی تھی انتخابی عمل سے نکال باہر کرنا تھا۔ یہ وہ مقام تھا جب سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے ججوں نے اس معاملے کی حساسیت کو بھانپتے ہوئے عدالت نے دوٹوک انداز میں واضح کیا کہ ”ملک کے ہر شہری کا اپنی ریاست کے لئے ووٹ دینا سب سے مضبوط جذباتی اور آئینی رشتہ ہے۔ اس لئے محض تکنیکی غلطیوں یا انتظامی سستی کی بنا پر کسی کا نام لسٹ سے نکال دینا جمہوریت کی روح کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔“ عدالت کے ٹوکنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ پارلیمنٹ کے اندر ایک عجیب وغریب بے چینی پیدا ہوگئی، پھر کیا تھا راجیہ سبھا میں ججوں ہی کے خلاف ایک تجویز لانے کی کوشش ہوئی۔ یہ دراصل عدلیہ کو دباؤ میں لانے کی وہ کوشش تھی جسے جمہوریت کے ماتھے پر کلنک کہا جاسکتا ہے۔ تاہم راجیہ سبھا کے چیئرمین نے اپنی آئینی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اس نوٹس کو مسترد کردیا۔ اگر ہم الیکشن سے پہلے لیڈروں کی گفتگو پر ایک نظر ڈالیں گے تو معلوم ہوتا ہے کہ زبان کی تلخی اور تفرقہ انگیز بیانیے نے سماجی ڈھانچے کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ ایک طرف ترقی کے دعوے تھے تو دوسری طرف ایس آئی آر جیسے اقدامات سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال ہورہے تھے۔ بی جے پی اور دیگر جماعتوں کے درمیان ہونے والی لفظی جنگ ووٹوں کے حصول سے زیادہ اس پر مرکوز تھی کہ ملک کا انتخابی نظام کس کے قبضہ میں ہے؟ الیکشن کمیشن جیسے آزاد ادارہ ہونا چاہئے تھا کئی مقامات پر دفاعی پوزیشن میں نظر آیا اور اس کے اقدامات خاص طور پر ای وی ایم کی حفاظت اور ووٹر لسٹوں کے حوالے سے عوامی شکوک وشبہات کو مکمل طور پر زائل کرنے میں ناکام دکھائی دئے۔

اس تمام تر سیاسی اتھل پتھل میں سب سے زیادہ تشویشناک پہلو انڈین نیشنل کانگریس کی مسلسل پسپائی ہے۔ کانگریس جو کبھی اکیلی اور ملک گیر جماعت تھی اب اپنی بقا کی جنگ لڑ رہی ہے۔ تنظیمی ڈھانچہ کی کمزوری، قیادت کے فقدان اور عوام سے رابطہ کی کمی نے اسے اس مقام پر پہنچا دیا ہے۔ وہ ہر بار بی جے پی کی نظریات کے سامنے بند باندھنے میں ناکام ثابت ہورہی ہے۔ جب ملک کی سب سے بڑی بڑی اپوزیشن جماعت دم توڑنے لگے تو اسکا براہ راست نقصان ملک اور جمہوریت دونوں کو ہوتا ہے۔ اپوزیشن کا کمزور ہونا حکمران جماعت کو مطلق العنانیت کی طرف راغب کرتا ہے۔ اگر کانگریس نے اپنی حکمت عملی میں انقلابی تبدیلیاں نہ کیں تو وہ وقت دور نہیں جب قومی سطح پر کوئی بھی طاقت ایسی نہیں ہوگی جو مقتدرہ کے فیصلوں کو عوامی مفاد کے ترازو میں تول سکے۔ جمہوریت صرف ووٹ ڈالنے کا نام نہیں بلکہ یہ طاقت کی تقسیم اور چیک اینڈ بیلنس کا ایسا نظام ہے جس میں اقلیت کی آواز بھی اتنی ہی اہمیت رکھتی ہے جتنی کہ اکثریت کی۔ ملک میں ”ایک جماعت ایک نظام“ کا تصور بظاہر استحکام کی علامت نظر آتا ہے لیکن ایک وسیع اور متنوع ملک کے لئے یہ خطرناک ہوسکتا ہے۔ ہندوستان کی طاقت اس کے تنوع میں ہے جہاں مختلف زبانیں، مذاہب اور علاقائی ثقافتیں اپنی اپنی سیاسی نمائندگی کے ذریعہ قومی دھارے میں شامل ہوتی ہیں۔ جب تمام اختیارات اور سیاسی اثر ورسوخ ایک ہی جماعت کے قبضہ میں آجاتے ہیں تو اقلیتوں، پسماندہ طبقات اور علاقائی اکائیوں کے تحفظات نظر انداز ہونے کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔

جب پانچ ریاستوں نتائج آپ کے سامنے ہیں تو سب سے بڑا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب بنگال کی سرزمین کا مستقبل کیا ہوگا اور وہاں کی سیاسی وسماجی فضا کس رخ پر استوار ہوگی؟ بنگال کی زمین ہمیشہ سے ایک مخصوص تہذیب، تاریخ اور نظریاتی کشمکش کا مرکز رہی ہے۔ الیکشن مہم کے دوران یوپی کے وزیراعلی یوگی آدتیہ ناتھ کا یہ بیان کہ ”ہم بنگال کی زمین کو کعبہ کی دھرتی نہیں بننے دیں گے۔“ صرف انتخابی نعرہ نہیں تھا بلکہ اس گہری نظریاتی خلیج کا حصہ تھا جسے اس الیکشن کے ذریعہ پاٹنے یا مزید گہرا کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس طرح کے بیانات نے بنگال کی مٹی میں ایک عجیب سی بے چینی پیدا کردی تھی جہاں ایک طرف اپنی شناخت بچانے کی فکر تھی تو دوسری طرف مذہب اور سیاست کے ملاپ سے پیدا ہونے والے اثرات کا خوف۔ اب جبکہ انتخابات اور نتائج کی دھول جم چکی ہے تو بنگال کی زمین کو آئندہ کے لئے اپنی اسی ہم آہنگی اور قدیم روایات سے جڑنا ہوگا جو اس کی پہچان رہی ہے۔ بنگال کا مستقبل اب اس بات پر منحصر ہے کہ وہاں کی قیادت کس طرح ان زخموں کو بھرتی ہے جو انتخابی مہم کی تلخیوں اور اس کے بعد کی جیت نے لگائے ہیں۔ کیا وہ سرزمین جو ٹیگور اور نذر الاسلام کی رہی ہے اسی کثیر الثقافتی شناخت کو برقرار رکھ پائے گی یا پھر یہاں بھی آنے والے دنوں میں یک نظریاتی جنگ مزید شدت اختیار کرے گی؟

دوسری طرف جنوبی ہند کی مشہور ریاست تملناڈو میں اقتدار کی بڑی تبدیلی ہوئی ہے۔ ایک نئی جماعت ’ٹی وی کے‘ جس کی قیادت فلمی اداکار وجئے کررہے ہیں حکومت بنانے میں کامیابی حاصل کرلینے کے بعد ایک نئی بحث کا آغاز ہوا ہے۔ تملناڈو کی سیاست ہمیشہ سے اپنی منفرد لسانی شناخت، وفاقیت اور سماجی انصاف کے اردگرد گھومتی رہی ہے۔ وہاں نئی حکومت کی آمد صرف چہروں کی تبدیلی نہیں بلکہ اس تمل شناخت کی بحالی ہے جو دہلی کے مرکزیت پسندانہ رویوں کے خلاف مضبوط دیوار بنکر کھڑی ہے۔ کیا یہ نئی حکومت ریاست کے حق میں بہتر ہوگی؟ اس کا جواب اس بات میں چھپا ہے کہ وہ مرکز کے ساتھ اپنے تعلقات کو کس طرح متوازن رکھتی ہے؟ تملناڈو کے عوام نے ہمیشہ ایسی قیادت کو ترجیح دی ہے جو ان کے وسائل، ان کی زبان اور ان کے حقوق پر سمجھوتہ نہ کرے۔ نئی حکومت کے سامنے چیلنجز کا بڑا پہاڑ ہے؛ جس میں معاشی استحکام، تعلیم اور صحت کے شعبوں میں بہتری کے ساتھ ساتھ ریاست کے خود مختارانہ ڈھانچے کو برقرار رکھنا شامل ہے۔ اگر یہ حکومت اپنے وعدوں کے مطابق دراوڑی ماڈل کو جدید تقاضوں کو ساتھ ہم آہنگ کرنے میں کامیاب ہوگئی تو یہ پورے جنوبی ہند کے لئے ایک مثال بن جائے گی۔ تملناڈو کے نتائج نے یہ ثابت کردیا کہ وہاں کے عوام متبادل قیادت کو موقع دینے میں دیر نہیں کرتے بشرطیکہ وہ قیادت ان کی اپنی مٹی سے جڑی ہو۔

آسام کا ذکر کئے بغیر ان نتائج کا ذکر ادھورا ہے۔ آسام میں مسلمانوں کی صورتحال ایک المیہ کی شکل اختیار کرتی جارہی ہے۔ وہاں کے مسلمانوں پر ہونے والے ظلم وستم، شہریت کے مسائل اور این آر سی کے سائے نے ان کی زندگیوں کو اجیرن بنادیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ان نتائج کے بعد ان کی مشکلات میں مزید اضافہ ہوگا؟ حقیقت یہ ہے کہ آسام کی سیاست کا محور ہی شناخت اور دراندازی کے گرد گھومتا رہتا ہے۔ اگر یہ انتخابی نتائج اسی پرانے طریقہ کو تقویت دیتے ہیں تو خدشہ ہے کہ آنے والے دنوں میں مسلمانوں کے خلاف انتظامی سختیوں میں مزید اضافہ ہوگا۔ بے دخلی کی مہم، حراستی مراکز کا خوف اور دوسرے درجہ کا شہری بننے کا احساس وہاں کے مسلمانوں کے لئے مستقل عذاب بن چکا ہے۔ اگر سیاسی قیادت نے ”سب کا ساتھ سب کا وکاس“ کے نعرہ کو آسام کی زمین پر عملی جامہ نہیں پہنایا تو یہ ریاست سماجی بدامنی کا شکار ہوسکتی ہے۔

آخر میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان کی جمہوریت ایسی آزمائش سے گزر رہی ہے جہاں ہر انتخاب ایک نیا سبق دے رہا ہے۔ بنگال کی سرزمین پر کعبہ کی نام پر کی جانے والی سیاست ہو یا آسام کے مسلمانوں کی بے بسی، یا پھر تملناڈو کا مرکز سے ٹکراؤ؛ یہ سب ایک ہی تصویر کے مختلف رخ ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ نفرت کی سیاست کو دفن کرکے تعمیر وترقی اور انسانی حقوق کی بالادستی کے لئے کام کیا جائے۔ تاکہ بنگال سے لیکر آسام تک اور تملناڈو سے لیکر کشمیر تک ہر شہری خود کو اس ملک کا برابر کا حصہ دار سمجھے؛ یہی ان انتخابات کی اصل اور آنے والے کل کی سب سے بڑی سچائی ہے۔

بنگال کے الیکشن میں ہار اور جیت......ایک سوالیہ نشان؟

عبدالعزیز
Mob:9831439068

2021ء میں مغربی بنگال کے اسمبلی الیکشن میں ترنمول کانگریس کی ووٹ کی حصہ داری بی جے پی سے دس فیصد زیادہ تھی۔ حالیہ الیکشن میں بی جے پی کے ووٹ کی حصہ داری ترنمول کے مقابلے میں 5% فیصد زیادہ ہے۔ 2021ء کے انتخابی نتائج کے فوراً بعد ممتاز صحافی مسٹر سوپن داس گپتا نے جن کے نام کا چرچا بھی نئے وزیر اعلیٰ کے لئے ہورہا ہے، اپنے ایک مضمون میں لکھا تھا کہ ”مغربی بنگال میں بھارتیہ جنتا پارٹی الیکشن میں اسی وقت کامیاب ہوسکتی ہے جب ہندوؤں کا ووٹ اسے 50% سے زیادہ ملے“۔

بھارتیہ جنتا پارٹی نے سوپن داس گپتا کی بات گرہ میں باندھ لی اور اس پر کام کرنا شروع کردیا۔ 2017ء میں آر ایس ایس نے اپنی ایک قرارداد میں کہا تھا کہ ”بنگلہ دیش سے مغربی بنگال میں دراندازی (گھس پیٹھ) بڑے پیمانے پر ہورہی ہے جس سے بنگال کے جغرافیہ میں تبدیلی ہوسکتی ہے“۔ بنگلہ دیش سے دراندازی کی حقیقت محض ایک پروپیگنڈا تھا، مگر بی جے پی نے 2026ء کے اسمبلی الیکشن کے لئے ایک مسئلہ بنا کر پیش کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

ہندستان کے مشہور سیاسی تجزیہ کار یوگیندر یادو نے کہا ہے کہ ”ساڑھے چار فیصد ووٹ ووٹر لسٹ سے SIR کے ذریعے کاٹے گئے اور ایک فیصد ووٹرس پُراسرار طریقے سے ووٹر لسٹ میں شامل کئے گئے، یعنی 27 لاکھ نام ہٹائے گئے اور 6 لاکھ نام جوڑے گئے۔ دونوں کی فیصد کو ملا دیا جائے تو ساڑھے پانچ فیصد مجموعی طور پر ہوتا ہے۔ اگر بھارتیہ جنتا پارٹی نے ساڑھے پانچ فیصد سے زیادہ ووٹ حاصل کئے ہیں تو اس کی جیت کہی جاسکتی ہے لیکن اگر اسے اس سے کم فیصد ووٹ ملے ہیں تو وہ جیت الیکشن کمشنر کی ہوگی، بھارتیہ جنتا پارٹی کی نہیں“۔ یوگیندر یادو نے یہ بات بھی کہی ہے کہ ”مغربی بنگال کے الیکشن میں چار عوامل (Factors) کارگر ثابت ہوئے۔ نمبر ایک ممتا بنرجی حکومت کے خلاف غصہ، نمبر دو مرکزی حکومت کا ممتا حکومت کے کاموں میں رکاوٹیں پیدا کرنا، تیسری وجہ ہندو/مسلم کے نام پر پولرائزیشن اور چوتھی وجہ SIR اور الیکشن کمشنر کی طرف سے بی جے پی کی ہر طرح سے مدد“۔

میرے خیال سے مسٹر یوگیندر یادو نے جو عوامل ممتا بنرجی کی ہار کے بتائے ہیں ان کے علاوہ بہت سے دیگر عوامل بھی ممتا حکومت کے لئے درپیش تھے، لیکن چار عوامل واقعی زیادہ کارگر ثابت ہوئے۔ ذیل میں وضاحت پیش خدمت ہے۔

غصہ: ممتا بنرجی کو حکومت کرتے ہوئے پندرہ سال ہوگئے تھے۔ پارٹی کے اندر غنڈوں کی تعداد اچھی خاصی ہوگئی تھی جو اپنے مفاد کے لئے ہر قسم کے تشدد پر آمادہ رہتے تھے۔ نیچے سے اوپر تک متشدد عناصر کا دبدبہ تھا۔ سنڈیکیٹ بھی آہستہ آہستہ پارٹی پر اثر انداز ہونے لگے تھے۔ محلہ یا بستی میں کوئی بھی تعمیری کام ہوتا تو غنڈہ ٹیکس وصولنے کے لئے سرگرم عمل ہوجاتے تھے۔ تشدد کی وارداتیں بھی زیادہ سے زیادہ ہونے لگی تھیں۔ شہروں میں بھی ترنمول کانگریس کے کارکنان یا لیڈر شرپسندی کا مظاہرہ کرتے تھے، لیکن دیہاتوں میں کچھ زیادہ ہی تشدد کے واقعات رونما ہونے لگے تھے۔ اس سے پارٹی بدنام ہوتی گئی۔ کانگریس اور سی پی ایم کو نیست ونابود کرنے کے لئے بھی ترنمول کانگریس نے کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔ مذکورہ دو پارٹیوں کے مقابلے میں بی جے پی سے ترنمول کانگریس کم سختی کا مظاہرہ کرتی تھی جس سے سی پی ایم اور کانگریس کمزور ہوتی چلی گئی، اپوزیشن کی جگہ خالی ہوگئی۔ بی جے پی آہستہ آہستہ اس جگہ کو پُر کرنے کے قابل ہوگئی۔

تین چار سال پہلے سابق وزیر تعلیم مغربی بنگال پارتھو چٹرجی سے ملی الامین کالج کے مسئلے کے حل کے لئے محترمہ ممتا بنرجی کے مشورہ پر خاکسار نے ایک ملاقات میں سابق وزیر تعلیم سے سوال کیا تھا کہ ”ترنمول کانگریس کی حکمت عملی کچھ اس طرح ہوگئی ہے کہ بی جے پی کو Space (جگہ) دے رہے ہیں اور سی پی ایم اور کانگریس کو سیاسی منظر سے ہٹانے کی کوشش کررہے ہیں جس کی وجہ سے بھارتیہ جنتا پارٹی کا عروج مغربی بنگال میں ہوتا جارہا ہے۔ موصوف نے جواب میں کہا کہ ”سی پی ایم اور کانگریس جو جگہ خالی ہوئی ہے حقیقت میں وہ جگہ بی جے پی پُر کررہی ہے۔“ حالیہ الیکشن میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے اپنی ایک انتخابی تقریر میں کہا کہ ”بی جے پی کی حکومت مغربی بنگال میں بالکل ہونی نہیں چاہئے، لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ آپ کی وزیر اعلیٰ بی جے پی کو مغربی بنگال میں آگے بڑھنے کا راستہ فراہم کررہی ہیں“۔ خاکسار کے علاوہ دیگر صحافیوں نے بھی اپنے مضامین میں اس حقیقت کا اظہار کیا ہے کہ محترمہ ممتا بنرجی نے ہی بی جے پی کو بنگال میں پاؤں جمانے کا موقع دیا۔ شری اٹل بہاری واجپئی کی حکومت میں وزیر ریلوے کے عہدہ پر فائز تھیں۔ 2006ء میں بی جے پی کے ساتھ مل کر مغربی بنگال کے الیکشن میں حصہ لیا تھا۔

مرکزی حکومت کی رکاوٹیں: اس میں کوئی شک نہیں کہ بی جے پی کی مرکزی حکومت مغربی بنگال کے لئے جو حصہ دینا چاہئے تھا، بار بار مطالبے کے باوجود انکار کرتی رہی۔ اس کی وجہ سے مغربی بنگال میں بہت سی مرکزی اسکیموں کا چلایا جانا ممکن ہی نہیں تھا۔ بہار میں الیکشن کے اعلان کے بعد بھی بہار کی ملی جلی سرکار غریب خاتون کے کھاتے میں ووٹوں کو خریدنے کے لئے دس دس ہزار روپے دیئے۔ مغربی بنگال کی حکومت پیسے کی وجہ سے یہ قدم نہیں اٹھاسکی۔

پولرائزیشن: الیکشن میں بی جے پی کے ہر لیڈر نے آر ایس ایس کے بتائے ہوئے ایجنڈے کے مطابق ہندوؤں کے زیادہ سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے کے لئے مسلم دشمنی کی باتیں حد سے زیادہ کرتے تھے۔ ان میں سب زیادہ سوبھندو ادھیکاری پیش پیش تھے۔ پارٹی اور الیکشن کمیشن کی طرح سے اس کو کھلی چھوٹ ملی تھی۔ ہر طرح کی دشمنی کی باتیں مسلمانوں کے خلاف کرتے تھے۔ یوگی آدتیہ ناتھ اور ہمنتا بسوا سرما نے بھی کوئی کمی نہیں کی ہندو مسلم کے نام پر پولرائزیشن کرنے میں لگے رہے۔ مودی اور شاہ ان سب کے گرو تھے یہ لوگ بھی چیلوں سے بڑھ کر مسلم دشمنی کو ہوا دیتے۔ مختصراً یہ کہ بنگال میں فرقہ وارانہ ماحول پیدا کرنے میں بی جے پی بہت حد تک کامیاب ہوگئی۔

ایس آئی آر اور الیکشن کمشنر: SIR کا عمل اور ریاستوں میں بھی ہوا لیکن جس طرح کی دھاندلی اور لاقانونیت سے مغربی بنگال میں ہوئی کسی ریاست میں نہیں کی گئی۔ الیکشن سے پہلے دو تین مہینے پہلے ایس آئی آر کا عمل شروع ہوا۔ پورے مغربی بنگال میں ایک کونے سے دوسرے کونے تک لوگ ووٹر لسٹ میں اپنے نام شامل کرنے کے لئے دوڑ بھاگ کرتے رہے۔ ترنمول کانگریس اس معاملے میں بہت زیادہ کوشش کرتی رہی کہ ووٹر لسٹ سے ووٹروں کو ہٹایا نہیں جائے۔ اس کے لئے بار بار سپریم کورٹ کا دروازہ ترنمول کانگریس کے وکلاء کھٹکھٹاتے رہے، یہاں تک کہ ممتا بنرجی نے بھی سپریم کورٹ میں الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف SIR کے ذریعے ووٹروں کے نام غلط طریقے سے ہٹائے جانے پر دلائل پیش کئے۔ وکلاء یا ممتا بنرجی کی طرف سے تمام کوششوں کے باوجود سپریم کورٹ کی ہدایتیں یا فیصلے مبنی بر انصاف نہیں ہوتے تھے۔ آخر میں 27 لاکھ لوگوں کے نام سے ووٹر لسٹ سے ہٹادیئے گئے۔ دو ججوں کے پینل کے جج نے خود یہ دلیل دی اگر ووٹر لسٹ سے دس فیصد ووٹرس ہٹائے گئے ہیں اور امیدوار کی کامیابی محض پانچ فیصد کے مارجن سے ہے تو یہ تشویشناک ہے۔

ہر کوئی جانتا ہے کہ SIR مسلمانوں کے خلاف Targeted تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ بی جے پی مسلمانوں کے بارے میں طے کرچکی تھی کہ مسلمان بی جے پی کو ووٹ نہیں دیں گے، اس لئے ووٹر لسٹ سے مسلمانوں کے نام ہٹانا ضروری ہے۔ سپریم کورٹ کے جج صاحب نے یہ بات کہی تھی کہ ہٹائے گئے ووٹرس کے مقابلے میں کم مارجن سے اگر کوئی امیدوار کامیاب ہوتا ہے تو قابل تشویش ہے۔ یہ بہت سے حلقہائے انتخاب میں ہوا۔ مثلاً بھوانی پور اسمبلی حلقہ میں جو نام ہٹائے گئے ان میں 50% سے زیادہ مسلمانوں کے نام ہیں جن کی تعداد پچیس تیس ہزار سے کم نہیں ہیں۔ محترمہ ممتا بنرجی پندرہ ہزار ووٹوں سے شکست سے دوچار ہوئیں۔ اگر یہ ووٹ کاٹے نہیں گئے ہوتے تو یہ ووٹ ممتا بنرجی کے حق میں پڑتے۔ ہندو ووٹروں کے بھی کچھ ووٹ ممتا بنرجی کے حق میں ڈالے جاتے۔ اس سے آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے کہ الیکشن میں کیا ہوا۔ نندی گرام میں ووٹر لسٹ سے جو نام ہٹائے گئے ان میں 95% مسلمانوں کے نام ہیں۔ 6 لاکھ ووٹرس ووٹر لسٹ میں پراسرار طریقے سے ووٹر لسٹ میں شامل کئے گئے آج تک نہیں معلوم ہوسکا۔

الیکشن کمشنر کا کردار اس قدر واضح ہے کہ الیکشن کمیشن اور بھارتیہ جنتا پارٹی دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم ہوگئے ہیں۔ کمشنر ہر وہ کام کرتا تھا جو مودی اور شاہ کی ہدایت یا اشارے ہوتے تھے۔ ایک طرح سے یہ کہتے تھے کہ ہم نے جو کوشش کرنی تھی کرلیا باقی کام آپ کو کرنا ہے۔ مسٹر یوگیندر یادو نے بڑے پتے کی بات کہی ہے جو سنہرے حرفوں سے لکھے جانے کے لائق ہے۔ ”ووٹرس سرکار کو چنتے ہیں۔ اگر سرکار ووٹرس کو چننے لگے تو جمہوریت دم توڑ دیتی ہے۔“

راہل گاندھی نے بھی مغربی بنگال کی سوسیٹوں میں ووٹ چوری ہوئی ہے کی بات کہی ہے۔ ممتا بنرجی نے چوری سے زیادہ زور دیا ہے کہ لوٹ اور ڈکیتی ہوئی ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ الیکشن کمشنر نے فراڈ کیا ہے۔ راہل گاندھی ووٹوں کی چوری کی بات کو شد ومد کے ساتھ اٹھاتے رہے۔ انھوں نے کہا کہ اپوزیشن پارٹیوں کو جس طرح ساتھ دینا چاہئے تھا اس طرح ساتھ نہیں دیا۔ اپوزیشن پارٹیوں نے بھی اس وقت بھی بہت زیادہ کمزوری دکھائی جس وقت سپریم کورٹ کی ہدایت کے خلاف مودی نے اپنی مرضی کے مطابق الیکشن کمشنر کی تقرری کی۔ سپریم کورٹ نے ہدایت کی تھی الیکشن کمشنر کی تقرری کے لئے چیف جسٹس آف انڈیا، وزیر اعظم اور اپوزیشن لیڈر پر مشتمل ایک کمیٹی کی تشکیل کی جائے۔ مودی نے اس کے برعکس قانون سازی کے ذریعے چیف جسٹس آف انڈیا کی جگہ کابینہ کے ایک وزیر کو کمیٹی میں شامل کرنا ضروری سمجھا۔ اس طرح نریندر مودی نے اپنی مرضی کے مطابق الیکشن کمشنر کی تقرری آسانی سے کرلی۔ اس وقت جس طرح کی مخالفت اور مظاہرے اپوزیشن پارٹیوں کی طرف سے ہونے چاہئیں اپوزیشن پارٹیاں نہیں کرسکیں۔ اسی وقت اندازہ ہوگیا تھا کہ ہندستان میں صاف شفاف اور غیر جانبدارانہ الیکشن کا ہونا ممکن نہیں ہے۔

یہ وہ چار عناصر ہیں جن کا ذکر اوپر کی سطروں میں کیا گیا ہے۔ سابق ایم پی جواہر سرکار نے آج (5 مئی) کے انگریزی روزنامہ دی ٹیلی گراف نے اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ ”جس وقت میں نے راجیہ سبھا کی رکنیت سے استعفیٰ دیا اس وقت بتایا تھا کہ ترنمول کانگریس میں کرپشن (بدعنوانی) بہت زیادہ گھر کرگئی ہے جس کی وجہ سے پارٹی بدنام ہورہی ہے۔ بے روزگاری بھی مغربی بنگال میں نوجوانوں میں خاص طور پر بہت زیادہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بنگال کو چھوڑ کر دیگر ریاستوں میں لوگ کام کاج کی تلاش میں جاتے ہیں۔ میں نے مشورہ دیا تھا کہ اس پر قابو پانے کی ضرورت ہے لیکن میری بات اَن سنی کردی گئی۔ آج اس کا خمیازہ ترنمول کانگریس کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔“ انھوں نے ایس آئی آر مغربی بنگال میں کس طرح ہوا اس غیر قانونی عمل کی بھی وضاحت کی ہے اور الیکشن کمشنر کے کردار اور کام کی زبردست مذمت کی ہے۔ آخر میں انھوں نے لکھا ہے کہ ”محض دو فیکٹرس ایسے نہیں تھے جس کی وجہ سے بی جے پی کامیاب ہوئی ہے اور یہ بھی کہنا غلط ہوگا کہ بی جے پی کو دو عوامل کی وجہ سے جیت کا کریڈٹ دیا جائے۔ جیسا کہ آر ایس ایس دے رہا ہے۔

بہت سے صحافی، تجزیہ نگار اور اسکالرز مغربی بنگال کے حالیہ اسمبلی الیکشن کے نتائج کو غیر انتخابی نتائج سے تعبیر کررہے ہیں۔ اس الیکشن میں ایک تمام خرابیوں کے باوجود ایک اچھی بات بھی ہوئی ہے کہ ہنگامے، تشدد، قتل وغارت گری جس طرح بنگال میں الیکشن کے موقع پر ہوا کرتے تھے وہ نہیں ہوئے۔ مگر یہ الیکشن کمشنر کا کریڈٹ نہیں ہے بلکہ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ مغربی بنگال میں مرکزی فورسز کی چھاؤنی بنادی گئی تھی۔ ایک اور اچھی بات ہوئی ہے کہ وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں بدلہ سے اجتناب کرنے کے لئے کہا ہے۔ بدلہ نہیں بدلاؤ کی بات کہی ہے اور ڈرانے اور خوف زدہ کرنے کی سیاست سے بھی دور کی بات کہی ہے۔ بات تو اچھی ہے لیکن ہمیشہ بی جے پی یا وزیر اعظم اپنی باتوں کے خلاف حرکتیں کرتے ہیں۔ خدا کرے مغربی بنگال کو ہنگامے، تشدد، جبر وظلم سے پاک رکھنے کے لئے ہر پارٹی بشمول بی جے پی کوشش کرتی رہے۔

اسرائیل: صحافت کے خلاف خاموش جنگ

میر بابر مشتاق

دنیا میں صحافت کو ہمیشہ حق وسچ کی آواز سمجھا گیا ہے۔ ایک ایسا پیشہ جو طاقتور کے سامنے کلمۂ حق کہنے کی ہمت رکھتا ہے جو جنگوں، ظلم اور ناانصافیوں کو بے نقاب کرتا ہے، لیکن جب یہی آواز نشانے پر آجائے، جب قلم کو خاموش کرانے کے لیے گولی کا سہارا لیا جائے، تو یہ صرف افراد کا قتل نہیں ہوتا بلکہ سچ کا گلا گھونٹا جاتا ہے۔ آج اگر عالمی سطح پر اس پہلو کا جائزہ لیا جائے تو ایک نام بار بار سامنے آتا ہے: اسرائیل۔ گزشتہ کئی دہائیوں میں اسرائیل پر یہ الزام لگتا رہا ہے کہ وہ صحافیوں کو نشانہ بناتا ہے، خاص طور پر فلسطینی علاقوں میں کام کرنے والے رپورٹرز کو۔ یہ الزامات محض جذباتی بیانات نہیں بلکہ متعدد بین الاقوامی رپورٹوں اور تنظیموں کی دستاویزات میں درج ہیں۔ جنگی حالات میں صحافیوں کا کام مزید خطرناک ہوجاتا ہے، لیکن یہاں صورتحال اس سے بھی آگے بڑھ چکی ہے جہاں صحافت کو براہِ راست دشمن سمجھا جانے لگا ہے۔

فلسطین، خصوصاً غزہ اور مغربی کنارے، دنیا کے ان علاقوں میں شامل ہیں جہاں صحافی ہونا کسی محاذ پر کھڑے سپاہی ہونے سے کم نہیں۔ اسرائیلی فوجی کارروائیوں کے دوران متعدد بار ایسے واقعات سامنے آئے ہیں جہاں واضح طور پر صحافتی شناخت رکھنے والے افراد کو نشانہ بنایا گیا۔ سوال یہ ہے کہ آخر کیوں؟ اس کی ایک بڑی وجہ بیانیے کی جنگ ہے۔ جدید دور میں جنگیں صرف میدانوں میں نہیں لڑی جاتیں بلکہ میڈیا اور اطلاعات کے محاذ پر بھی ہوتی ہیں۔ جو کہانی دنیا تک پہنچتی ہے، وہی حقیقت سمجھی جاتی ہے۔ اسرائیل کے لیے یہ انتہائی اہم ہے کہ عالمی رائے عامہ اس کے حق میں رہے یا کم از کم اس کے خلاف نہ جائے۔ ایسے میں وہ ہر اس آواز کو خطرہ سمجھتا ہے جو اس کے اقدامات کو چیلنج کرے، خاص طور پر وہ صحافی جو زمینی حقائق دنیا کے سامنے رکھتے ہیں۔

فلسطینی صحافیوں کی قربانیاں اس حوالے سے ناقابل فراموش ہیں۔ انہوں نے نہ صرف بمباری اور گولیوں کا سامنا کیا بلکہ اپنے خاندانوں کو بھی کھویا۔ کئی ایسے کیسز ہیں جہاں ایک صحافی اپنے فرض کی ادائیگی کے دوران شہید ہوا، اور کچھ ہی دنوں بعد اس کے گھر پر بھی حملہ ہوا۔ یہ صرف پیشہ ورانہ خطرہ نہیں بلکہ ایک منظم دباؤ کا حصہ معلوم ہوتا ہے۔ بین الاقوامی صحافتی تنظیمیں بارہا اس صورتحال پر تشویش کا اظہار کرچکی ہیں۔ رپورٹرز، ایڈیٹرز اور کیمرہ مین جو سچ دکھانے کی کوشش کرتے ہیں، انہیں یا تو خاموش کرادیا جاتا ہے یا ان پر دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ کئی رپورٹوں میں یہ بھی کہا گیا کہ صحافیوں کو جان بوجھ کر نشانہ بنایا گیا، حالانکہ بین الاقوامی قوانین کے مطابق جنگ کے دوران صحافیوں کو تحفظ حاصل ہوتا ہے۔ اگر صحافی محفوظ نہ ہوں تو سچ کا سامنے آنا ناممکن ہوجاتا ہے۔ فلسطین میں جو کچھ ہورہا ہے، وہ صرف ایک خطے کا مسئلہ نہیں بلکہ عالمی صحافت کے لیے ایک خطرناک مثال ہے۔ اگر ایک ریاست کھلے عام صحافیوں کو نشانہ بنائے اور دنیا خاموش رہے، تو یہ خاموشی کل کسی اور جگہ بھی دہرائی جاسکتی ہے۔

عالمی برادری کا کردار یہاں انتہائی اہم ہوجاتا ہے۔ صرف مذمتی بیانات کافی نہیں، بلکہ عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔ بین الاقوامی قوانین پر عمل درآمد، آزادانہ تحقیقات، اور ذمے داروں کو انصاف کے کٹہرے میں لانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ورنہ یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا اور ہر روز کوئی نہ کوئی سچ لکھنے والا خاموش کردیا جائے گا۔ اس تمام صورتحال میں ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ ہم کہاں کھڑے ہیں۔ کیا ہم صرف تماشائی بن کر رہ جائیں گے یا سچ کے ساتھ کھڑے ہوں گے؟

آخر میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ صحافیوں کا قتل دراصل انسانیت کا قتل ہے۔ یہ ایک ایسی روش ہے جو نہ صرف قوانین کی خلاف ورزی ہے بلکہ اخلاقی دیوالیہ پن کی بھی علامت ہے۔ اگر دنیا نے اب بھی آنکھیں بند رکھیں، تو آنے والے وقت میں سچ بولنے والا ہر شخص خطرے میں ہوگا۔ قلم کو خاموش نہیں کیا جاسکتا، لیکن قلم اٹھانے والے ہاتھوں کو ضرور نشانہ بنایا جاسکتا ہے۔ یہی وہ المیہ ہے جو آج فلسطین کی سرزمین پر نظر آرہا ہے۔ اور یہی وہ سوال ہے جو پوری دنیا کے ضمیر کو جھنجھوڑ رہا ہے: کیا سچ بولنے کی سزا موت ہے؟ کمیٹی ٹو پروٹیکٹ جرنلسٹس (CPJ) کی حالیہ لرزہ خیز رپورٹ نے دنیا کے سامنے وہ تلخ حقیقت رکھ دی ہے جسے ہم روز جیتے ہیں۔ اس رپورٹ کے مطابق گزشتہ سال دنیا بھر میں مارے جانے والے صحافیوں میں سے دو تہائی کا ذمے دار اسرائیل ہے۔ صرف سال 2025ء میں اسرائیلی حملوں میں 86 فلسطینی صحافی شہید ہوئے جو کہ صحافت کی تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے۔ غزہ کی گلیوں میں پریس کی جیکٹ پہننا اب حفاظت کی علامت نہیں بلکہ موت کو دعوت دینے کے مترادف بن چکا ہے کیونکہ وہاں دانستہ طور پر ان آوازوں کو خاموش کیا جارہا ہے جو ظلم کی داستانیں رقم کررہی ہیں۔ اسرائیلی فوج کی جانب سے صحافیوں کو نشانہ بنانا کوئی اتفاقی حادثہ نہیں بلکہ ایک منظم مہم کا حصہ معلوم ہوتا ہے۔ سی پی جے کی رپورٹ بتاتی ہے کہ دنیا بھر میں جہاں کہیں بھی تنازعات جاری ہیں، وہاں صحافیوں کی اموات میں کمی یا معمولی اضافہ دیکھا گیا، لیکن اسرائیل وہ واحد قوت ہے جس نے صحافیوں کے قتل کے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیے ہیں۔ جب ایک صحافی کو ڈرون حملے یا ٹارگٹڈ فائرنگ کا نشانہ بنایا جاتا ہے، تو مقصد صرف ایک انسان کو ختم کرنا نہیں ہوتا بلکہ اس کیمرے کی آنکھ کو پھوڑنا ہوتا ہے جو ملبے تلے دبے بچوں اور اپنوں کو کھوتی ماؤں کے آنسو ریکارڈ کررہا ہوتا ہے۔ یہ رپورٹ اس عالمی ضمیر کے لیے ایک تازیانہ ہے جو پریس کی آزادی کا راگ تو الاپتا ہے لیکن فلسطینی صحافیوں کے لہو پر خاموشی اختیار کرلیتا ہے۔

فلسطینی صحافی آج دنیا کی مشکل ترین صحافت کررہے ہیں، جہاں ان کے پاس نہ تو محفوظ پناہ گاہیں ہیں اور نہ ہی جدید حفاظتی آلات، مگر ان کے پاس سچ بولنے کا وہ حوصلہ ہے جسے ٹینکوں اور میزائلوں سے نہیں دبایا جاسکا۔ رپورٹ میں واضح کیا گیا ہے کہ اسرائیل نے صحافت کی تاریخ میں کسی بھی دوسرے ملک کے مقابلے میں سب سے زیادہ صحافیوں کو براہِ راست نشانہ بنا کر قتل کیا ہے۔ یہ صورتحال اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ حقائق کو چھپانے کے لیے کس حد تک وحشت کا سہارا لیا جارہا ہے۔ ہم مٹی سے جڑے لوگ ہیں اور اپنی زمین کی پکار کو دنیا تک پہنچانا اپنا فرض سمجھتے ہیں، چاہے اس کی قیمت ہمیں اپنی جان دے کر ہی کیوں نہ چکانی پڑے۔ **عبدالعزیز** Mob:9831439068

پرانیتا-چیویلا کو قومی آبپاشی پراجکٹ کا درجہ دیں: ڈپٹی چیف منسٹر

حیدرآباد: تلنگانہ کے ڈپٹی چیف منسٹر (سی ایم) مالو بھٹی وکرمارکا نے منگل 5 مئی کو کہا کہ پرانیتا-چیویلا لفٹ، یا کالیشورم، آبپاشی پروجیکٹ کو قومی درجہ دیا جانا چاہیے۔ انہوں نے وزیراعظم نریندر مودی سے اپیل کی کہ وہ جلد ہی تلنگانہ کے کریم نگر کے ان کے آنے والے دورہ کے پیش نظر اس کی منظوری دیں۔ تلنگانہ کے نائب وزیراعلیٰ نے یہ بھی کہا کہ مرکزی حکومت نے آندھرا پردیش میں پولاورم آبپاشی پراجکٹ کو قومی پروجیکٹ کا درجہ دیا ہے۔ کسی بھی منصوبے سے انکار کرنا امتیازی سلوک ہے، انہوں نے سرسیلا ضلع کے گمبھیراوپیٹ گاؤں کے پٹنا لوگاری تھوٹا میں بائیوسٹریٹم ٹیکنالوجیز پرائیویٹ لمیٹڈ کے ذریعے قائم کیے گئے کمپریسڈ بائیو گیس پلانٹ کی تعمیر کے لیے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب کے دوران کسانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اگرچہ اس منصوبے کو سرکاری طور پر کالیشورم لفٹ اریگیشن اسکیم کہا جاتا ہے، بھٹی نے اسے پراناہیتا-چیویلا پروجیکٹ کہا، جو غیر منقسم آندھرا پردیش ریاست میں کانگریس حکومت کے ذریعہ تیار کردہ اصل نام تھا۔ تلنگانہ کی تشکیل کے بعد، کے چندر شیکھر راؤ کے تحت پچھلی بھارت راشٹرا سمیتی (BRS) حکومت نے اسے کالیشورم کا نام دیا، اور اس کے دائرہ کار کو بھی بڑھا دیا۔ "وزیراعظم نریندر مودی کے کریم نگر کے دورے کے پیش نظر، تلنگانہ کے نائب وزیراعلیٰ جناب بھٹی وکرمارکا مالو نے زور دیا کہ ڈاکٹر بی آر امبیڈکر پراناہیتا-شیویلا پراجکٹ، جسے غیر منقسم آندھرا پردیش میں کانگریس حکومت کے دوران ڈیزائن کیا گیا تھا، کو فوری طور پر ایک قومی پروجیکٹ قرار دیا جائے،" انہوں نے اپنے دفتر کے ایک بیان کے مطابق کہا۔ انہوں نے کہا کہ آندھرا پردیش ری آرگنائزیشن ایکٹ کے مطابق اس وقت کی مرکزی حکومت نے تلنگانہ میں آبپاشی کے ایک بڑے پروجیکٹ کو قومی درجہ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ بھٹی نے مزید کہا کہ موجودہ مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس وعدے کو پورا کرے۔ تلنگانہ حکومت کسانوں کے ذریعہ اگائی گئی ہر فصل کو خرید رہی ہے۔ بھٹی وکرمارکا نے یہ بھی کہا کہ تلنگانہ حکومت کسانوں کے ذریعہ اگائی گئی ہر فصل کو مرکز کے ذریعہ مقرر کردہ کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) پر خرید رہی ہے۔ hH نے ریاست کی طرف سے خریدے گئے اناج کو اٹھانے میں "رکاوٹیں پیدا کرنے" اور فنڈز کے اجراء ⌊ میں تاخیر کے لیے مرکز پر تنقید کی اور اسے کسانوں کے ساتھ دھوکہ دہی قرار دیا۔ انہوں نے مرکز سے یہ بھی مطالبہ کیا کہ وہ ریاست کے ذریعہ جمع کردہ ہر اناج کی خریداری کرے اور وقت پر فنڈز جاری کرے، اور اس پر زور دیا کہ وہ صرف چند فصلوں کے لیے ایم ایس پی کا اعلان کرکے اور باقی کو نظرانداز کرکے ذمہ داری سے گریز کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کانگریس حکومت دھان کے بھوسے کو خام مال کے طور پر استعمال کرتے ہوئے بائیوگیس پیدا کرنے کے خیال کو عملی جامہ پہنا رہی ہے۔ "انہوں نے وضاحت کی کہ کٹائی کے بعد، کسان عام طور پر اپنے کھیتوں میں بھوسا جلاتے ہیں، جس سے فضائی آلودگی ہوتی ہے اور ایئر کوالٹی انڈیکس (AQI) کم ہوتا ہے، اور یہ کہ حکومت اس اختراعی اقدام کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔، انہوں نے کہا، اس سے نہ صرف ماحول کی حفاظت ہوگی بلکہ کسانوں کو زرعی فضلہ سے اضافی آمدنی حاصل کرنے کا موقع بھی ملے گا،" تلنگانہ کے ڈپٹی سی ایم نے کہا۔ یہاں کے کسانوں کو ترقی یافتہ ممالک کے مطابق آگے بڑھنا چاہیے۔ بھٹی نے نوٹ کیا کہ کلین انرجی اور گرین انرجی کے ساتھ بڑے پیمانے پر بات چیت کی جا رہی ہے، یہاں کے کسانوں کو ترقی یافتہ ممالک کے مطابق چلنا چاہیے۔ انہوں نے کاشتکاروں سے بھی اپیل کی کہ وہ فصلوں کی باقیات کو جلانے کی بجائے بائیو گیس پلانٹس کو فراہم کریں۔ تلنگانہ کے نائب وزیراعلیٰ نے مزید کہا کہ مالی حالات تبھی بہتر ہوں گے جب کسان دھان پر انحصار کم کریں گے اور منافع بخش فصلوں جیسے باغبانی فصلوں، جوار اور تیل کی کھجور کی طرف بڑھیں گے۔

آنگن واڑی مراکز کیلئے مستقل عمارت تعمیر کی جائے گی

جوگی پیٹ میں ٹیچرس میں اسمارٹ فونس، معذورین میں اسکوٹی کی تقسیم، ڈی نرسمہا کا خطاب

سنگاریڈی۔ پرجا پالنا۔ پرگتی پرنالیکا'' کے 99 دنہ ایکشن پلان کے تحت ضلع محکمہ خواتین، اطفال، معذورین اور معمرین کے زیر اہتمام سنگا ریڈی ضلع کے جوگی پیٹ۔ اندول میونسپلٹی کے سری رام گارڈن میں ایک تقریب منعقد ہوئی، جس میں وزیر صحت دامودر راج نرسمہا مہمانِ خصوصی کے طور پر شریک ہوئے آنگن باڈی اساتذہ میں اسمارٹ سیل فون تقسیم کیے اور معذورین میں اسکوٹی تقسیم کرتے ہوئے وزیر نے کہا کہ ا? نگن واڑی نظام کو مزید مضبوط بنانے کے لیے حکومت سنجیدہ اقدامات کر رہی ہے۔ ا? ئندہ دنوں میں تمام ا? نگن واڑی مراکز کے لیے مستقل عمارتیں تعمیر کی جائیں گی۔ انہوں نے ا? نگن واڑی اساتذہ، سپروائزرز اور عملے کو ہدایت دی کہ وہ اپنی ذمہ داریاں ایمانداری سے ادا کریں، اور کسی بھی قسم کی لاپرواہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ا? نگن واڑی اساتذہ اور عملے کی خالی جائیدادوں کو جلد پر کیا جائے گا۔ عوام کو درپیش مسائل کے حل کے لیے حکومت ہمیشہ پیش پیش رہے گی۔ بعد ازاں وزیر نے 10 معذور افراد میں مفت اسکوٹیاں اور 286 ا? نگن واڑی اساتذہ میں اسمارٹ فونز تقسیم کیے۔ تقریب میں ضلعی لائبریری چیئرمین، میونسپل چیئرمین، وائس چیئرمین، ایڈیشنل کلکٹر، ضلع ویمن اینڈ چائلڈ ویلفیئر ا? فیسر، سی ڈی پی اوز، ا? نگن واڑی سپروائزرز، اساتذہ اور دیگر افراد نے شرکت کی۔

وزیراعظم نریندر مودی کا 10 مئی کو دورہ حیدرآباد

چیف سکریٹری رام کرشنا راو نے اعلیٰ سطحی اجلاس میں انتظامات کو قطعیت دی

حیدرا? باد 5 مئی (سیاست نیوز) وزیراعظم نریندر مودی کے 10 مئی کو دورہ ? حیدرا? باد کے انتظامات کے سلسلہ میں چیف سکریٹری کے رام کرشنا راو? نے اعلیٰ سطحی اجلاس منعقد کیا۔ اُنھوں نے وزیراعظم کے دورہ کے موقع پر انتظامات کے سلسلہ میں محکمہ جات کو ہدایات جاری کیں۔ رام کرشنا راو? نے کہا کہ اہم محکمہ جات کو باہمی اشتراک اور تال میل کے ذریعہ مو? ثر اور نقائص سے پاک انتظامات کو یقینی بنانا چاہئے۔ وزیراعظم دورہ کے موقع پر مختلف ترقیاتی اسکیمات کا ا? غاز کریں گے۔ اِس کے علاوہ پریڈ گراو ? نڈ سکندرا? باد میں جلسہ عام سے خطاب کریں گے۔ چیف سکریٹری نے انتہائی اہم شخصیتوں کی سیکوریٹی کے متعلق بلو بک گائیڈ لائنس کے تحت سیکوریٹی، ٹریفک اور لاء ⌊ اینڈ ا? رڈر کے انتظامات کرنے عہدیداروں کو ہدایت دی۔ بیگم پیٹ ایرپورٹ پر ہیلی پیاڈ کے انتظامات کا چیف سکریٹری نے جائزہ لیا اور فائر سرویس ڈپارٹمنٹ کو فائر انجن اور دیگر ا? لات نصب کرنے کی ہدایت دی۔ محکمہ صحت کو ہدایت دی گئی کہ بیگم پیٹ ایرپورٹ اور دیگر مقامات پر ڈاکٹرس کی ٹیم کے ساتھ طبی عملہ کو متعین کیا جائے۔ وزیراعظم کے گزرنے کے راستوں پر ٹریفک جام کو روکنے کے لئے ٹریفک کا رُخ دیگر علاقوں کی طرف موڑنے کی ہدایت دی گئی۔ اُنھوں نے کہا کہ ٹریفک میں متبادل علاقوں میں کوئی خلل نہ ہونے پائے۔ گریٹر حیدرا ? باد میونسپل کارپوریشن اور محکمہ ا? رانڈ بی کو سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی ذمہ داری دی گئی۔ محکمہ برقی سے کہا گیا کہ وزیراعظم کے دورہ کے موقع پر بلاوقفہ برقی سربراہی کو یقینی بنائیں۔ چیف سکریٹری نے محکمہ جات کے ہیڈ ا? ف دی ڈپارٹمنٹس کو ہدایت دی کہ وہ انتظامات کی شخصی طور پر نگرانی کریں۔ اجلاس میں ڈائرکٹر جنرل پولیس سی وی ا? نند، اسپیشل چیف سکریٹری ا? رانڈ بی وکاس راج، اسپیشل چیف سکریٹری نوین متل، دانا کشور، وانی پرساد، ہوم سکریٹری شیکھا گوئل، ایڈیشنل ڈائرکٹر جنرل انٹلی جنس انیل کمار، حیدرا? باد، سائبرا? باد اور ملکاجگیری کے پولیس کمشنرس وی سی سجنار، رمیش، سومتی، ڈائرکٹر جنرل فائر سرویس وکرم سنگھ مان، کمشنر جی ایچ ایم سی ا? روی کرنن، کمشنر سائبرا? باد میونسپل کارپوریشن سوجنا، کمشنر ملکاجگیری میونسپل کارپوریشن ونئے کرشنا ریڈی، اسپیشل کمشنر اطلاعات مکند ریڈی اور واٹر ورکس کے مینجنگ ڈائرکٹر اشوک ریڈی نے اجلاس میں شرکت کی۔

کیرالہ UDF کی فتح: ریونت ریڈی کی تقریروں نے پارٹی کارکنوں کے حوصلے بلند کیے۔

حیدرآباد: تلنگانہ میں کانگریس پارٹی کے قائدین نے چیف منسٹر اے ریونت ریڈی کو کیرالہ اسمبلی انتخابات میں یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ (UDF) کی جیت میں " کلیدی کردار" ادا کرنے کا سہرا دیا ہے، جس کے نتیجے میں حالیہ انتخابی دھچکے کے بعد پارٹی کو بہت ضروری رفتار ملی ہے۔ کانگریس کی زیرقیادت یو ڈی ایف نے لیفٹ ڈیموکریٹک فرنٹ (ایل ڈی ایف) سے اقتدار چھین لیا، جس سے چیف منسٹر پنارائی وجین کی ایک دہائی پر محیط حکومت ختم ہوئی۔ اس جیت کو کانگریس کے لیے ایک اہم سیاسی پیش رفت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، خاص طور پر 2024 کے لوک سبھا انتخابات کے بعد کئی ریاستوں میں ہونے والی شکست کے پس منظر میں۔ ریونت ریڈی کانگریس کے اسٹار پرچارک تھے۔ ریونت ریڈی، جنہیں کانگریس نے اسٹار کمپینر کے طور پر مقرر کیا تھا، نے ذاتی طور پر کوولم، ماویلیکارا، پٹھانا پورم، نیموم، کوچی اور تروانت پورم جیسے اہم مقامات پر مہم چلائی۔ انہوں نے روڈ شوز اور عوامی میٹنگوں میں حصہ لیا، ووٹروں سے کانگریس کی حمایت کرنے اور ترقی اور فلاح و بہبود پر مبنی طرز حکمرانی کا وعدہ کیا۔ انہوں نے یوڈی ایف کے منشور کے اجراء ⌊ میں بھی حصہ لیا، جس میں تلنگانہ کی فلاح و بہبود اور ترقی کے اقدامات کو ایک ماڈل کے طور پر اجاگر کیا گیا۔ تلنگانہ کے قائدین نے کہا کہ ان کی مہم جو کہ گورننس، فلاحی اسکیموں اور جوابدہی پر مرکوز تھی، کیرالہ کے ووٹروں کے ساتھ مضبوطی سے گونجتی ہے۔ ڈپٹی چیف منسٹر بھٹی وکرمارکا، وزراء ⌊ پونگولیٹی سری نواس ریڈی، پونم پربھاکر، سیتھاکا اور سریدھر بابو سمیت کئی سینئر شخصیات نے کیرالہ میں سرگرمی سے مہم چلائی۔ انہوں نے متعدد حلقوں کا دورہ کیا، جہاں بالآخر کانگریس نے زبردست فتوحات حاصل کیں۔ تلنگانہ حکومت کے وہپ اڈانکی دیاکر کے مطابق، ریونت ریڈی نے کیرالہ مہم میں ایک فعال اور اسٹریٹجک کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ریڈی نے نہ صرف ترقیاتی مسائل پر ایل ڈی ایف حکومت کو نشانہ بنایا بلکہ عوامی بیانات اور تحریری بات چیت کے ذریعہ وجین کی حکمرانی پر بھی براہ راست سوال اٹھایا۔ اس کے ساتھ ہی، ریڈی نے انتخابی ریلیوں کے دوران تلنگانہ کے ترقیاتی ماڈل اور فلاحی اسکیموں کو متبادل ویژن کے طور پر دکھایا۔ ایک اور سرکاری وہپ بالموری وینکٹ نے کہا کہ ریڈی کی مداخلت نے انتخابات کے بیانیے کو بدلنے میں مدد کی۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ ریڈی کا ایک مضبوط سیاسی پیغام رائے دہندوں کے ساتھ گونجتا ہے اور اس خیال کو تقویت دیتا ہے کہ ایل ڈی ایف حکومت اپنا راستہ چلا رہی ہے۔ وینکٹ نے مزید کہا کہ ان کی تقریروں نے پارٹی کارکنوں کے حوصلے بلند کیے اور UDF امیدواروں کی کامیابی میں تعاون کیا۔ رکن اسمبلی چملا کرن کمار ریڈی نے بھی اسی طرح کے خیالات کی بازگشت کرتے ہوئے کہا کہ ریونت ریڈی کی مہم کی تقاریر رائے دہندوں سے جڑی ہوئی ہیں اور تلنگانہ میں کانگریس کی زیرقیادت حکمرانی کو مؤثر طریقے سے بتاتی ہیں۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ ریڈی کا "بڑھتا ہوا قومی پروفائل " مستقبل کے انتخابات میں پارٹی کو مضبوط کرنے میں مدد کرے گا۔ ریونت ریڈی نے کیرالہ میں کانگریس کے زیرقیادت UDF اتحاد کی جیت پر پارٹی قیادت کو مبارکباد دی اور اسے "غیر معمولی، سخت جدوجہد اور متاثر کن فتح" قرار دیا۔ تاہم، وسیع تر انتخابی نتائج کو کانگریس کے لیے ملا جلا بتایا گیا ہے۔ جب کہ پارٹی نے کیرالہ میں اپنی جیت کا جشن منایا، وہ آسام میں دوبارہ گراؤنڈ حاصل کرنے میں ناکام رہی، جہاں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے مضبوط مینڈیٹ کے ساتھ اقتدار برقرار رکھا۔ متضاد نتائج بی جے پی کے ساتھ براہ راست مقابلہ میں کانگریس کو درپیش چیلنجوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ کانگریس کے صدر ملکارجن کھرگے نے نتائج کو "ملا ملا ہوا بیگ" قرار دیا اور اس بات پر زور دیا کہ پارٹی شمولیت اور جمہوری اقدار کے اپنے نظریاتی راستے پر قائم ہے۔ سینئر لیڈر جے رام رمیش نے کہا کہ پارٹی اپنی کارکردگی کا ایک جامع جائزہ لے گی، جبکہ ششی تھرور نے کیرالہ کی جیت کو اہم قرار دیا لیکن آسام میں مایوسی کو تسلیم کیا۔ کیرالہ کی جیت کے ساتھ، کانگریس اب ہماچل پردیش کے ساتھ تین جنوبی ریاستوں- کیرالہ، تلنگانہ اور کرناٹک میں اقتدار میں ہے۔

کولہاپور واقعہ پر کریٹ سومیا کا کہنا ہے کہ 'منصوبہ اور طریقے ایک جیسے، مہاراشٹر میں جہاد کرنے کی سازش'

بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے رہنما کریٹ سومیا نے حالیہ واقعات کے بعد جبری تبدیلی مذہب اور لڑکیوں کے استحصال کی سازش کا الزام لگایا ہے۔ انہوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ ایسے واقعات کی اطلاع دیں اور مجرموں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ جمعرات کو کولہاپور میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے بی جے پی لیڈر کریٹ سومیا نے کہا، "اپریل کے مہینے میں، مہاراشٹر سے جبری تبدیلی کے ایسے چھ معاملے سامنے آئے ہیں، جہاں ایک جہادی جھکاؤ کے ساتھ سازش چل رہی ہے، اور یہ سب ایک ہی طریقہ کار، منصوبہ بندی اور طریقہ کار پر چلتے نظر آتے ہیں۔ مجھے پورا یقین ہے کہ یہ تمام واقعات مہاراشٹر میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ہوئے ہیں۔" انہوں نے الزام لگایا کہ "یہ ہندو لڑکیوں کو ورغلانے اور پھنسانے، بلیک میلنگ کے لیے فوٹو اور ویڈیوز بنانے اور پھر ان کے گھر والوں کو دھمکیاں دے کر آگے لے جانے کی مکمل سازش ہے۔ کئی جگہوں پر لڑکیوں کو تبدیل کیا گیا۔" کریٹ سومیا نے کہا، "جب ہم نے مالیگاؤں ووٹ جہاد فنڈنگ گھوٹالے کا پردہ فاش کیا تو سراج محمد کے بے نامی اکاؤنٹ میں 118 کروڑ روپے جمع کیے گئے، اور اس رقم میں سے 114 کروڑ روپے اسمبلی انتخابات میں ووٹ جہاد کے لیے استعمال کیے گئے۔ مزید تفتیش سے معلوم ہوا کہ ایک بڑی رقم دوبارہ جمع کی گئی ہے۔ بی جے پی لیڈر نے کہا کہ جو معاملات سامنے آئے ہیں ان میں شبہ ہے کہ کئی لڑکیوں کو پھنسایا گیا ہے۔ استعمال شدہ ایپس کے بارے میں معلومات ابھی جاری نہیں کی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا، "میں عوام سے اپیل کرتا ہوں کہ اگر آپ کو اپنے آس پاس کے علاقوں میں ایسے واقعات کا علم ہو جائے تو براہ کرم اسے پولیس یا حکومت کے ساتھ شیئر کریں تاکہ لڑکیوں کو بچایا جا سکے۔" کریٹ سومیا نے جمعرات کو کولہاپور کے ہاتکانگلے پولیس اسٹیشن میں لو جہاد سے متعلق معاملات کا جائزہ لیا۔ شاہد سنادے اور شاہ رخ سمیت ایک گینگ پر کولہاپور میں ایک درجن سے زیادہ ہندو لڑکیوں کے ساتھ استحصال، بلیک میلنگ اور "لو جہاد" کرنے کا الزام ہے۔

فوجی تنصیبات پر سی سی ٹی وی کیمرے لگانے اور ویڈیوز پاکستان بھیجنے والے ملزم کو گرفتار کرلیا گیا۔

جالندھر پولیس نے جمعرات کو ایک ایسے گروہ کا پردہ فاش کیا جو فوجی تنصیبات پر سی سی ٹی وی کیمرے لگا کر عسکری سرگرمیوں کو پکڑ کر پڑوسی ملک پاکستان میں اپنے ہینڈلرز کے پاس بھیجتا تھا۔ پولیس نے اپنے سوشل میڈیا ہینڈل پر یہ معلومات شیئر کیں۔ پولیس نے گینگ میں شامل سکھوندر سنگھ عرف سکھا کو گرفتار کرلیا ہے۔ وہ اس کے مقصد کا تعین کرنے کے لیے اس سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں۔ پولیس کے مطابق ملزمان سے 4 جی کنیکٹیوٹی کے ساتھ سولر سی سی ٹی وی آلات بھی برآمد ہوئے ہیں۔ ملزمان یہ کیمرے فوجی تنصیبات پر استعمال کرتے تھے۔ اس کے بعد اس نے پاکستان میں اپنے ہینڈلرز کو فوجی سرگرمیوں کی ویڈیوز بھیجنے کے لیے موبائل ایپس کا استعمال کیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ پورے معاملے کی مکمل تحقیقات کے لیے امرتسر پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ ایف آئی آر کے اندراج کے بعد پولیس اب اس معاملے کی گہرائی سے چھان بین کرے گی۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ اس معاملے کی مختلف زاویوں سے تحقیقات کریں گے اور جو بھی ملوث پایا گیا اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ اب وہ گروہ میں شامل دیگر افراد کی تلاش کر رہے ہیں تاکہ ان سے کیس کے حوالے سے پوچھ گچھ اور مزید معلومات اکٹھی کی جاسکیں۔ ایک بیان میں، پولیس نے کہا، "ہماری ٹیم پورے عزم کے ساتھ ایسے معاملات کی تحقیقات کرے گی اور جو بھی قصوروار پایا گیا اس کے خلاف سخت کارروائی کرے گی۔" پولیس نے مزید کہا کہ ریاست میں امن کی بحالی کے لیے اس طرح کی کارروائی ضروری ہے۔ ایسی کارروائیوں میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔

حج کے لیے ہوائی کرایوں میں اضافے پر کرن رجیجو کا بیان: "حکومت نے بات چیت کے ذریعے بوجھ کم کیا"

نئی دہلی، مرکزی پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے حج 2026 کے لیے ہوائی کرایوں میں اضافے سے متعلق اٹھائے گئے سوالات کی وضاحت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے بات چیت کے ذریعے کرایوں میں زبردست اضافے کو نمایاں طور پر کم کیا، جس سے لاکھوں عازمین حج کو بڑی راحت ملی۔ کرن رجیجو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ ملک میں لاتعداد خاندانوں کے لیے حج صرف ایک سفر نہیں ہے بلکہ زندگی میں ایک بار دیکھا جانے والا خواب ہے جسے لوگ برسوں سے دیکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس جذبے کا مکمل احترام کرتی ہے۔ رجیجو نے وضاحت کی کہ موجودہ جغرافیائی سیاسی تناؤ اور مغربی ایشیا میں بحران کی وجہ سے عالمی ایوی ایشن ٹربائن ایندھن کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے ایئر لائنز نے فی حاجی کے کرایہ میں US$300 سے US$400 تک اضافے کا مطالبہ کیا ہے۔ ایوی ایشن ٹربائن فیول کی قیمتوں میں اس اضافے کے لیے صرف ایئر لائنز کو مورد الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا، کیونکہ یہ ایک عالمی رجحان ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ طویل بحث و مباحثے اور سخت سودے بازی کے بعد حکومت اور حج کمیٹی نے اضافہ کو صرف 100 امریکی ڈالر فی حاجی تک محدود کردیا۔ اس سے ہر حاجی کو US$200 سے US$300 کا ریلیف ملا ہے۔ رجیجو سے پہلے مرکزی وزارت برائے اقلیتی امور نے بھی تفصیلی وضاحت جاری کی تھی۔ وزارت نے کہا کہ حج ہوائی کرایوں میں ? 10,000 اضافے کے حوالے سے متعدد خدشات اور تبصرے سامنے آئے ہیں، جن پر حکومت سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ وزارت نے کہا کہ حکومت ہر حاجی کے خدشات کو سمجھتی ہے، کیونکہ زیادہ تر لوگ اس مقدس سفر کی تیاری کے لیے سالوں کی بچت کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حج کمیٹی نے عازمین کے بہترین مفاد میں ایئر لائنز کے ساتھ مضبوطی سے بات چیت کی۔ وزارت کے مطابق، اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ وسیع غور و خوض اور بات چیت کے بعد، حکومت نے فی مسافر صرف 100$ کے ایک مرتبہ اضافے کی منظوری دی۔ یہ فیصلہ فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں ہے، بلکہ حجاج کو ایک اہم مالی بوجھ سے بچانے کے لیے ہے۔ حکومت نے کہا کہ یہ پورا عمل شفاف، قانونی اور خوش اسلوبی سے مکمل کیا گیا، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ حج 2026 کی تیاریوں میں کوئی خلل نہ پڑے۔ فی الحال ایک لاکھ سے زائد عازمین پہلے ہی رجسٹریشن کر چکے ہیں۔ مرکزی وزیر کرن رجیجو نے دہرایا کہ حکومت کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ حج 2026 ہر ہندوستانی مسلمان کے لیے قابل رسائی، منظّم اور سستی ہو۔ یہ فیصلہ حج 2026 کے عمل کو یقینی بنانے اور عازمین پر اضافی مالی بوجھ کو کم کرنے کے لیے ضروری تھا۔

Editor Printer, Publisher & Owner by MOHD ATHER RAHEEM Published from FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly 19-4-276/5/A
Flat No 502.5th Floor Lakeview Residency,Baquar Nagar,BNK Colony,Miralam Tank Hyderabad 500 064. Printed at RIYAZ PRINTING PRESS
#22-8-161 Behind Nayaab Hotel Chatta Bazar,Hyderabad-500002 Telangana.Head Office Contact No.04045375318,www.falaknumanews.in